احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کیلئے

جمعہ 21 نومبر 2008ء

روزنامہ الفضل
ٹیلیفون نمبر 047-6213029 FD-10
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

جمعہ 21 نومبر 2008ء 22 ذیقعدہ 1429 ہجری 21 نبوت 1387 ہش جلد 58-93 نمبر 267

اللہ اسے ذلیل کرتا ہے

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایک مرتبہ منبر پر کھڑے ہوکر باآواز بلند فرمایا۔ جو شخص کسی کے عیب کی جستجو میں ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اندر چھپے عیوب کو لوگوں پر ظاہر کرکے اس کو ذلیل ورسوا کردیتا ہے۔

(جامع ترمذی کتاب البر والصلة باب ماجاء فی تعظیم المومن حدیث نمبر 1955)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

دوسروں پر عیب نہ لگاؤ کیونکہ بعض اوقات انسان دوسرے پر عیب لگا کر خود اس میں گرفتار ہو جاتا ہے اگر وہ عیب اس میں نہیں لیکن اگر وہ عیب سچ مچ اس میں ہے تو اس کا معاملہ پھر خدا تعالیٰ سے ہے۔

بہت سے آدمیوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ اپنے بھائیوں پر معاً ناپاک الزام لگا دیتے ہیں۔ ان باتوں سے پرہیز کرو۔ بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچاؤ اور اپنے بھائیوں سے ہمدردی۔ ہمسایوں سے نیک سلوک کرو۔ اور اپنے بھائیوں سے نیک معاشرت کرو اور سب سے پہلے شرک سے بچو کہ یہ تقویٰ کی ابتدائی اینٹ ہے۔

(ملفوظات جلدسوم ص 573)

عام طور پر یہ ایک مرض لوگوں میں دیکھی جاتی ہے کہ اگر کوئی شخص کسی مرد یا عورت کی نسبت یہ بیان کرے کہ وہ بدکار ہے یا اس کا دوسرے سے تعلق بدکاری کا ہے تو چونکہ نفس ایسے معلومات کی وسعت سے لذت پاتا ہے۔ اس لئے اس راوی کے بیان پر بلا تحقیق یہ خیال کرلیا جاتا ہے کہ یہ واقعہ بالکل سچا ہے اور اسے شہرت دینے میں سعی کی جاتی ہے۔ اور اس طرح سے نیک مرد اور نیک عورتوں کی نسبت ناپاک خیال لوگوں کے دلوں میں متمکن ہو جاتے ہیں اور جن کی شہرت ہوتی ہے ان کے دلوں پر اس سے کیا صدمہ گزرتا ہے اس کو ہر ایک محسوس نہیں کرسکتا۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے ایسی شہرت دینے والوں کے لئے اسی درے سزا مقرر فرمائی ہے۔

اس مضمون کے متعلق حضرت اقدس نے فرمایا کہ

خدا تعالیٰ نے اپنی پاک کلام میں شہرت دینے والوں کے لئے بشرطیکہ وہ اسے ثابت نہ کرسکیں اسی درے سزا رکھی ہے اس لئے کہ جو شہرت دیتا ہے اسے اس مقدمہ میں مدعی گردانا گیا ہے اور اسی سے چار گواہ طلب کئے گئے ہیں کہ اگر وہ سچا ہے تو اپنے علاوہ چار گواہ رویت کے لاوے۔ یہ غلطی ہے کہ ایسے شخص کو بھی گواہوں میں شمار کیا جاوے۔

(ملفوظات جلد سوم ص 418)

بعض آدمی ذرا ذرا سی بات پر دوسرے کی ذلت کا اقرار کئے بغیر پیچھا نہیں چھوڑتے۔ ان باتوں سے پرہیز کرنا لازم ہے۔ خدا تعالیٰ کا نام ستار ہے۔ پھر یہ کیوں اپنے بھائی پر رحم نہیں کرتا اور عفو اور پردہ پوشی سے کام نہیں لیتا۔ چاہئے کہ اپنے بھائی کی پردہ پوشی کرے اور اس کی عزت وآبرو پر حملہ نہ کرے۔

(ملفوظات جلد سوم ص 572)

تم کو نصیحت کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی کتاب کو پڑھنا، پڑھانا اور عمل کرنا میں نے بہت کچھ دیکھا پر قرآن جیسی چیز نہیں دیکھی۔ بےشک یہ خدا تعالیٰ کی کتاب ہے

(حضرت خلیفۃ المسیح الاول)

مریم شادی فنڈ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنی زندگی میں جو آخری مالی تحریک فرمائی وہ ''مریم شادی فنڈ'' ہے۔ مورخہ 28 فروری 2003ء کے خطبہ جمعہ میں اس تحریک کا اعلان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:

''اس فنڈ کا نام مریم شادی فنڈ رکھ دیتا ہوں امید ہے کہ اب یہ فنڈ کبھی ختم نہیں ہوگا اور ہمیشہ غریب بچیوں کو عزت کے ساتھ رخصت کیا جاسکے گا۔''

(الفضل 6 مئی 2003ء)

احباب جماعت کو حضور کی اس تحریک میں خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ضرور حصہ لینا چاہئے اور اپنی شادیوں کے مواقع پر اس تحریک میں بھی ادائیگی کرنی چاہئے تاکہ مستحق، بے سہارا اور یتیم بچیاں بھی عزت کے ساتھ رخصت ہوسکیں نیز ایسے افراد جنہیں اللہ تعالیٰ نے مالی فراخی عطا فرمائی ہے وہ شکرانے کے طور پر اپنی استطاعت کے مطابق ضرور اس بابرکت تحریک میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ جزاکم اللہ

(ناظر اعلیٰ)

درخواست دعا

☆ خدا تعالیٰ کی راہ میں قید کئے جانے والے مختلف احباب جماعت کی باعزت رہائی کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان اسیران راہ مولیٰ کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور ان کو ہر قسم کی پریشانی سے بچائے۔ آمین

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر نمبر 509

اقوام متحدہ کا خدا رسیدہ

امام اور خلافت کا غلام

مکرم نورالدین صاحب منیر سابق نائب وکیل التبشیر وایڈیٹر تحریک جدید کے دو چشمدید واقعات جن سے بطل احمدیت حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خاں صاحب کے فنافی الخلافت کے مثالی مقام کا کسی قدر اندازہ ہوسکتا ہے۔

وہ ہے خوش اموال پر یہ طالب دیدار ہے
بادشاہوں سے بھی افضل ہے گدائے قادیاں
غیر کا افسون اس پر چل نہیں سکتا کبھی
لے اڑی ہو جس کا دل زلف دو تائے قادیاں

موصوف تحریر فرماتے ہیں:۔

حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خاں صاحب کو خلافت احمدیہ سے کس قدر عقیدت تھی اور وہ کس طرح خلیفۂ وقت کے فرمان کو پورا کرنے کے لئے ہمہ وقت کمربستہ رہتے تھے میری ان دو ملاقاتوں سے ظاہر ہے جن کی تفصیل ذیل میں درج کررہا ہوں۔

یہ ان دنوں کا واقعہ ہے جن دنوں میں حضرت مرزا مبارک احمد صاحب مرحوم وکیل اعلیٰ تحریک جدید کے ساتھ بطور نائب وکیل التبشیر (تصنیف) کام کرتا تھا۔ ایک روز آپ نے مجھے فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا ہے کہ آپ حضرت مسیح موعود کی تصنیف ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' کے اردو متن کا موجود انگریزی ترجمہ سے مقابلہ کریں (یہ انگریزی ترجمہ مولوی محمد علی صاحب کا کیا ہوا تھا اور جماعت میں یہی رائج تھا) اور اگر کوئی سقم ہو تو اس کی نشان دہی کریں۔

خاکسار نے اس حکم کی تعمیل میں اسلامی اصول کی فلاسفی کے اردو متن سے انگریزی ترجمہ کا مقابلہ کیا تو تقریباً تین صد مقامات ایسے نظر آئے جہاں اردو عبارت کا مفہوم صحیح طور پر ادا نہیں ہوا تھا یا بالکل رہ گیا تھا۔ چنانچہ ان مقامات کی نشاندہی کرکے خاکسار نے فائل پیش کردی۔ اس کے بعد مجھے ارشاد ہوا کہ اس بارہ میں چوہدری محمد ظفراللہ خاں صاحب کو مطلع کردیا گیا ہے آپ ان سے ملیں اور ان مقامات کی نشاندہی ان کے روبرو کریں تا وہ نیا ترجمہ کرسکیں۔

ان دنوں حضرت چوہدری صاحب لاہور میں مقیم تھے۔ چنانچہ میں ان کی کوٹھی پر پہنچا اور اپنے آنے کی اطلاع بھجوائی۔ کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت چوہدری صاحب مجھے لینے خود تشریف لا رہے ہیں۔ میں نے سلام عرض کیا اور آپ بڑے احترام سے مجھے اپنے کمرہ میں لے گئے جہاں آپ کے ہم جلیس جناب چوہدری بشیر احمد صاحب اور جناب شیخ اعجاز احمد صاحب بھی تشریف فرما تھے۔

خاکسار نے اسلامی اصول کی فلاسفی کے انگریزی ترجمہ میں اردو متن کے لحاظ سے جو خامیاں تھیں وہ پیش کرنی شروع کیں۔ جب کھانے کا وقت آیا تو میں نے دیکھا کہ میز پر قسما قسم کے کھانے اور پھل رکھے ہوئے تھے۔ محترم چوہدری صاحب مرحوم مجھے بار بار فرماتے۔ ''آپ اور کھائیں آپ تو جوان ہیں۔'' جہاں تک مجھے یاد ہے آپ نے خود صرف ڈبل روٹی کے دو ٹکڑے مچھلی کے ساتھ کھائے تھے۔

جب نماز کا وقت آیا تو میں نے بہت انکار کیا کہ میری کیا ہستی ہے کہ میں آپ بزرگوں کا امام بنوں لیکن حضرت چوہدری صاحب مصر رہے کہ آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح نے بھجوایا ہے آپ مرکز کے نمائندہ ہیں اس لئے نماز آپ ہی پڑھائیں گے۔ سو خاکسار نے حکم کی تعمیل میں نماز پڑھائی۔

چونکہ ایک دن میں کام ختم نہیں ہوا تھا۔ اس لئے اگلے روز میں پھر ربوہ سے لاہور گیا اور آنے کی اطلاع بھجوائی۔ حضرت چوہدری صاحب پھر دروازہ پر لینے آئے اور کل کی طرح کام بھی ہوا۔ کھانا بھی کھایا اور نماز بھی پڑھائی۔

جب خاکسار رخصت ہونے لگا تو فرمایا میں نے کچھ کاغذات حضرت صاحب کو بھجوائے تھے اس بارہ میں آپ یاد دہانی کرا دیں۔ **اتنا کہا تھا کہ فوراً کہنے لگے میں کون ہوں جو خلیفہ وقت کو یاد دہانی کراؤں۔ وہ جب چاہیں گے جواب بھجوا دیں گے۔**

چنانچہ خاکسار ربوہ چلا آیا۔ اس کے بعد حضرت چوہدری صاحب لندن تشریف لے گئے۔ اور اسلامی اصول کی فلاسفی کا انہوں نے نیا ترجمہ کیا جو اب جماعت میں رائج ہے۔

مجھ سے ان کا یہ سلوک مجھے ہمیشہ حیران رکھتا ہے۔ اتنا بڑا انسان جو کہیں صدیوں میں پیدا ہوتا ہے۔ **ان کا میری اس طرح عزت افزائی کرنا ظاہر کرتا ہے کہ آپ کے دل میں خلیفۂ وقت کی کس قدر عقیدت تھی کہ محض اس لئے مجھ ناچیز کی اتنی تکریم کی کہ مجھے خلیفۂ وقت نے ان کے پاس بھجوایا تھا۔ آپ عظیم الشان انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اعلیٰ علیین میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین**

(''احکام القرآن سورہ البقرہ'' صفحہ 37 تا 39 تالیف مولانا نورالدین منیر صاحب اشاعت جون 2007ء کراچی)

صدیق اکبرؓ

جب تک دلِ صدیقؓ سا وجدان رہے گا
ایماں کا ہر اک مرحلہ آسان رہے گا

اے قافلہ سالار فدایانِ رسالت
لاریب ترا عشق پہ احسان رہے گا

شمعیں تری دلسوزی کے گُن گاتی رہیں گی
پروانوں کے دل میں تیرا ارمان رہے گا

نسبت ہے اُسے تیری جنوں ساز تڑپ سے
ایثار ہر اک دور میں ذیشان رہے گا

اے محرم آئینہ انوار پیمبر
روحوں سے ابد تک تیرا پیمان رہے گا

تا حشر جہاں جھومے گا روداد حِرا پر
تا حشر لبوں پر ترا عنوان رہے گا

اخلاص کو ایثار کی توفیق عطا کر
مولا! تو ہمیں جرأت صدیقؓ عطا کر

ثاقب زیروی

ولادت

مکرم سعید احمد بدر صاحب فیکٹری ایریا احمد ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میرے بیٹے مکرم عرفان سعید بدر صاحب کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے خاص فضل اور رحم سے یکم نومبر 2008ء کو پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے۔ جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولودہ کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت صباحہ منور عرفان عطا فرمایا ہے۔ جو مکرم سلطان احمد بھٹی صاحب سرگودھا کی نواسی ہے۔ نومولودہ کے باعمر، خادمہ دین، نیک، صالحہ اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کے لئے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/5 روپے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی پاکیزہ سیرت و سوانح کے روشن نقوش

شفقتوں کا وسیع دائرہ اور طلباء کے ساتھ کریمانہ سلوک کے دلکش واقعات ۔ حقیقی استاد کے خواص

مکرم انتصار احمد نذر صاحب

غریب طلباء کی امداد

آپ کی شفقتوں کا دائرہ بہت وسیع تھا۔ اپنے ہوں کہ غیر سبھی سے پیار اور شفقت و احسان فرماتے اور یہ سب کچھ پوشیدہ طور پر کرتے۔ اردو کے مشہور شاعر احسان دانش اپنی کتاب میں قیام پاکستان کے شروع زمانہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:۔

’’میں جب بھی کسی غریب لڑکے کی مرزا ناصر احمد کے پاس سفارش کرتا، آپ اسے داخل کرتے اور اس کی تعلیم و تربیت کا انتظام فرماتے۔‘‘

(ماہنامہ خالد ربوہ سیدنا ناصر نمبر صفحہ 30)

اسی طرح مکرم ڈاکٹر سلطان محمود شاہد صاحب لکھتے ہیں کہ:۔

طلباء کے بارے میں اگر کسی کے متعلق ذرہ بھی اطلاع ملتی کہ اسے کسی قسم کی مشکل ہے تو فوراً بلا کر اس کی مدد فرماتے۔ ایک دفعہ ایک غریب طالب علم سردیوں میں ٹھٹھرتا ہوا نظر آیا تو حضور نے اسے پاس بلایا تو معلوم ہوا کہ صرف ایک قمیض پہنے ہوئے ہے۔ حضور نے فوراً اس کے لئے ایک سویٹر کا بندوبست فرمایا۔ اور غالباً اسی اثر کے تحت حضور نے مسند خلافت پر متمکن ہونے کے بعد بھی ایک دفعہ کالج میں کچھ اونی جرسیاں اور گلوبند بھجوائے تا کہ ضرورت مند طالب علموں میں تقسیم کردئے جائیں۔ اگر کوئی لڑکا بیمار ہوتا تو حضور فوراً اچھے سے اچھے ڈاکٹر سے اس کا علاج کرواتے۔ آپ کے زمانہ پرنسپل کے کئی طالب علم اب بھی ملتے ہیں تو آپ کا ذکر آتے ہی ان کی آنکھیں ڈبڈبا جاتی ہیں۔ جو اس بات کی غمازی کرتی ہیں کہ حضور نے ان پر چپکے چپکے کتنی شفقتیں فرمائی تھیں۔ اور انھیں بیان کرنے سے منع کر دیا تھا۔

(ماہنامہ خالد ربوہ سیدنا ناصر نمبر صفحہ 184)

وقار عمل کا جذبہ

محترمہ صاحبزادی امۃ الحلیم صاحبہ بنت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث تحریر کرتی ہیں کہ:۔

’’جب حضرت مصلح موعود نے ابا کو کہا کہ اب ربوہ آؤ اور کالج بنانا شروع کرو، تو ابا فوراً ربوہ تشریف لے آئے۔ اور خود اپنی نگرانی میں کالج بنوانا شروع کیا۔ شدید گرمیوں کی لمبی دوپہروں میں خود کھڑے ہو کر بشاشت سے دعاؤں سے بہت پیار سے ایک ایک اینٹ چنوائی اور ساتھ ساتھ سبزے کو مدنظر رکھتے ہوئے پودے اور درخت لگانے شروع کئے۔ یہ انہی دنوں کا واقعہ ہے کہ ایک شخص ادھر سے گزرا............ مسافر تھا اسے معلوم ہوا کہ یہاں کالج بن رہا ہے تو وہ کالج کی طرف روانہ ہوا۔ اس شخص کا بیان ہے: ’’میں جب کالج کی زیر تعمیر عمارت کے قریب آیا تو ایک شخص ملیشیا کی شلوار قمیض میں سر پر تولیہ رکھے ایک پودا لگا رہا تھا میں نے سوچا یہ یہاں کا مالی ہے۔ میں قریب آیا اور سوال کیا کہ کیا میں یہاں کے پرنسپل سے مل سکتا ہوں؟ وہ شخص کھڑا ہوا اور مسکرانے لگا اور مسکراتے ہوئے مجھ سے کہنے لگا کہ میں ہی یہاں کا پرنسپل ہوں فرمائیے کیا کام ہے؟ میں حیران اور دنگ رہ گیا اور دل میں کہا کہ اگر یہاں کا پرنسپل اتنا عظیم ہے تو کالج بھی کتنا عظیم ہوگا اور ترقی کرے گا۔ بہت ترقی کرے گا۔‘‘ (ماہنامہ خالد ربوہ سیدنا ناصر نمبر صفحہ 53)

جیت کی خوشی پامال نہ ہو

محترمہ صاحبزادی امۃ الحلیم صاحبہ تحریر فرماتی ہیں کہ:

ابا نے اپنی زندگی کو عمدہ اصولوں پر چلایا اور دوسروں کو بھی یہی تلقین کی۔ تعلیم کو فروغ دیا اور کھیلوں کو بھی فروغ دیا کہ یہ بھی ذہنی نشوونما کی غذا ہیں۔ طالب علم کو بتایا کہ پڑھائی کے وقت پڑھائی اور کھیل کے وقت کھیل ہے۔ ایک دفعہ دوپہر میں ابا کی طبیعت کچھ خراب تھی آرام کر رہے تھے اور میں سر دبا رہی تھی کہ یک دم لڑکوں کا ایک ہجوم خوشیوں سے نعرے لگاتا اور چھٹی کا مطالبہ کرتا ہمارے گھر میں داخل ہوا۔ وہ لوگ کچھ جیت کر آ رہے تھے ابا خاموشی سے یہ تمام شور اور ان کا مطالبہ اندر لیٹے لیٹے سنتے رہے اور باہر نہ گئے۔ لڑکے تھک کر واپس چلے گئے۔ میں نے پوچھا ابا آپ باہر کیوں نہ گئے؟ فرمانے لگے میں باہر جاتا تو شاید ناراض ہوتا کیونکہ چھٹی تو نہیں دے سکتا تھا۔ پہلے ہی بہت چھٹیاں لے چکے ہیں اور امتحانات سر پر ہیں اس لئے باہر جا کر میں ان کی جیت کی خوشی کو پامال نہ کرنا چاہتا تھا۔

(ماہنامہ خالد سیدنا ناصر نمبر صفحہ 53,54)

غیر معروف طالب علم کے ساتھ کریمانہ سلوک

محترم بریگیڈیئر محمد وقیع الزمان خان صاحب تحریر کرتے ہیں کہ:

یہ اگست یا ستمبر 1939ء کی بات ہے یعنی حضور کے مسند خلافت پر فائز ہونے سے چھبیس سال پہلے کی۔ آپ آکسفورڈ یونیورسٹی سے فارغ التحصیل ہو کر آئے تھے اور بطور پرنسپل جامعہ احمدیہ تقرر ہوا تھا میں جامعہ احمدیہ کا درجہ اولیٰ (first year) کا طالب علم تھا۔ حضور کا طریق تدریس یہ تھا کہ جو مضامین ہمیں پڑھائے تھے ان کے مختلف پہلوؤں پر تحقیق کرنے کے لئے طلبہ کو ہی مختلف عنوانات دے دیتے تھے جن پر وہ کورس سے باہر کی کتابوں کے مطالعہ کے بعد مقالات لکھ کر کلاس میں پڑھ کر سنایا کرتے تھے۔ مجھے بھی اسی قسم کا ایک مضمون ریسرچ کے لئے ملا ہوا تھا اس کے لئے مجھے ایک کتاب کی ضرورت پڑی جو کسی لائبریری میں نہ ملی۔ جب میں نے حضور سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا کہ یہ کتاب میری ذاتی لائبریری میں گھر میں موجود ہے لیکن چونکہ ضخیم کتاب ہے اور مجھے خود اس کی ضرورت گاہے بگاہے پڑتی رہتی ہے اس لئے تم یہ کرو کہ ظہر کے بعد ایک دو گھنٹے کے لئے میرے گھر روزانہ آجایا کرو اور وہیں بیٹھ کر پڑھ لیا کرو۔ اور یادداشت کے لئے خلاصہ لکھ لیا کرو۔ میں نے اس خیال سے کہ ظہر کے بعد ہی حضور کے لئے تھوڑا سا آرام کا وقت ہوتا ہے اس وقت میرے روزانہ جانے سے حضور کے اور اہل خانہ کے آرام میں خلل واقع ہوگا معذرت کرنا چاہی تو اصرار کے ساتھ حکم دیا کہ نہیں تمھیں ضرور آنا ہوگا۔ چنانچہ میں حاضر ہوا۔ حضور نے خود اپنی لائبریری دکھائی جو ڈرائنگ روم میں تھی وہ کتاب دکھائی۔ گرمی کے دن تھے شربت سے تواضع فرمائی اور میں اپنے کام میں لگ گیا۔ اس کے بعد چار پانچ ہفتے متواتر اس سلسلہ میں دولت کدہ پر حاضر ہوتا رہا ہمیشہ ڈرائنگ روم کا دروازہ کھلا پایا۔ ہمیشہ حضور متبسم چہرے سے خوش آمدید فرماتے اور شربت کا گلاس بلا ناغہ بھجواتے۔ ایک دفعہ بھی یہ احساس نہیں ہونے دیا کہ میرے آنے سے آرام یا مصروفیت میں خلل پڑتا ہے۔ اور یہ کریمانہ سلوک ایک غیر معروف (first year) کے طالب علم کے ساتھ تھا۔ جس کے ساتھ حضور کا کوئی تعلق سوائے اس کے نہ تھا کہ وہ جامعہ احمدیہ کا طالب علم تھا اور حضور اس کے پرنسپل تھے۔

(ماہنامہ خالد سیدنا ناصر نمبر صفحہ 181)

اپنے پاس سے رقم دے کر جرمانہ ادا کر دیا

محترم بریگیڈئر وقیع الزمان خان صاحب تحریر کرتے ہیں کہ:۔

ایک پروفیسر مجھے پسند نہ فرماتے تھے۔ ایک امتحان کے بعد انھوں نے میرا پرچہ لیا اور میرے لکھے ہوئے جوابات کو تضحیک کے انداز میں کلاس کے سامنے پڑھ پڑھ کر سنانا شروع کر دیا۔ میں شہری ماحول سے گیا ہوا طالب علم تھا مجھے ناگوار گزرا۔ قادیان کی درس گاہوں کے آداب سے پوری طرح واقف نہ تھا اس لئے احتجاجاً کلاس سے اٹھ کر باہر آگیا اور پروفیسر صاحب کے روکنے کے باوجود نہ رکا۔ پروفیسر صاحب نے پرنسپل ’’یعنی حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب‘‘ کے پاس میری شکایت کی۔ حضور کو میرے جواب سے تسلی نہ ہوئی اور سزا سنائی کہ پانچ روپے جرمانہ یا پانچ چھڑیاں تمام کالج کے سامنے لگائی جائیں۔ حضور تو چند ماہ کے اندر ہی میرے وحشی قلب کو تسخیر کر چکے تھے حضور کی موجودگی میں ایک عجیب سپردگی کا عالم طاری ہو جاتا تھا۔ میں نے دریافت کیا کہ ان میں سے پہلی سزا کون سی ہے جرمانہ یا چھڑیاں؟ جو بھی پہلی سزا ہو وہی مجھے منظور ہے۔ ذرہ سوچ کر فرمایا جرمانہ اصل سزا ہے اگر نہ دینا چاہو تو چھڑیاں کھانا ہوں گی جرمانہ فلاں دن تک جمع کروا دو۔

اس زمانے میں ایک طالب علم کے لیے پانچ روپے خاصی بڑی رقم ہوتی تھی ہمارے ہوسٹل کا سارے مہینے کا خوراک کا خرچ فی کس پانچ روپے کے قریب آتا تھا جرمانہ داخل کرنے کی تاریخ سے ایک دن قبل بیت مبارک میں نماز عصر کے بعد مجھے ایک طرف بلایا اور پوچھا ’’تم نے جرمانہ ادا کر دیا ہے؟‘‘ میں نے عرض کیا کہ نہیں ابھی تک گھر سے منی آرڈر نہیں پہنچا ہے آنکھیں نیچی کر کے شیروانی کی جیب میں ہاتھ ڈالا اور پانچ روپے کا نوٹ مجھے دیا کہ جاؤ کل جرمانہ ضرور داخل کر دو ورنہ سارے کالج کے سامنے چھڑیاں کھانی پڑیں گی اور ذرا رعایت نہیں ہوگی۔ مت پوچھو کہ دل پر کیا گزری۔

(ماہنامہ خالد سیدنا ناصر نمبر ص 182)

فیس معاف کر دی

مکرم ڈاکٹر سلطان محمود شاہد صاحب جو تعلیم الاسلام کالج میں پڑھتے رہے اور بعد میں اس کے پروفیسر بھی رہے تحریر کرتے ہیں کہ:۔

’’1944ء میں تعلیم الاسلام کالج کا اجراء قادیان میں ہوا تو آپ اس کے پرنسپل مقرر ہوئے میرے ایک عزیز نے لاہور میں میٹرک کا امتحان پاس

کیا تو اس کے دل میں شدید خواہش پیدا ہوئی کہ وہ قادیان جا کر کالج میں تعلیم حاصل کرے مگر مالی مشکلات اس کی راہ میں حائل تھیں میں اس وقت بی ایس سی پاس کر چکا تھا اور ایم ایس سی کے لیے علی گڑھ یونیورسٹی میں داخلہ لیا تھا اپنے اس عزیز کی خواہش اور اس کے والد صاحب کے کہنے پر میں اس لڑکے کو لے کر قادیان پہنچا۔ انٹرویو میں حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث بطور پرنسپل اپنے اساتذہ کے ہمراہ بیٹھے تھے حضور سے میری جان پہچان نہ تھی مگر جب میں اپنے اس عزیز کو لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اس لڑکے کی میٹرک میں فرسٹ ڈویژن ہے اور شوق رکھتا ہے کہ تعلیم الاسلام کالج میں ہی پڑھے مگر یہ اسی صورت میں ہی ممکن ہے کہ حضور اس کی فیس معاف فرما دیں حضور نے اس کی خواہش اور میری درخواست کو منظور فرمایا اور اس کی فیس معاف کر دی۔ تو یہ تھی مجھ پر حضور کی پہلی شفقت کہ ایک طالب علم کی درخواست پر دوسرے طالب علم کی فیس معاف فرما دی۔''

(ماہنامہ خالد سیدنا ناصر نمبر ص183)

طلباء کو سیاہ گاؤن پہنانے کی وجہ

مکرم ڈاکٹر سلطان محمود شاہد صاحب لکھتے ہیں کہ:۔

''ہمارے کالج میں امیر و غریب کا تفاوت دور کرنے کے لیے حضور نے سب طلباء کے لیے چھوٹا سیاہ گاؤن بطور یونیفارم لازم قرار دیا جو کہ اہل علم کا امتیازی نشان سمجھا جاتا ہے ایک دفعہ پروفیسر مکرم حمید احمد خان صاحب جو اس وقت پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر تھے تعلیم الاسلام کالج میں جلسہ تقسیم اسناد (کانووکیشن) کے لیے تشریف لائے تو تمام طلباء کو سیاہ گاؤن پہنے دیکھ کر بہت متاثر ہوئے اور واپس پہنچ کر پنجاب یونیورسٹی کے پوسٹ گریجویٹ طلباء کے لیے بھی سیاہ گاؤن پہننا لازمی قرار دیا''۔

(ماہنامہ خالد سیدنا ناصر نمبر ص186)

ایک طالب علم کی صحت یابی کے لیے صدقہ بکرا

محترم صوفی پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب جو لمبا عرصہ تعلیم الاسلام کالج میں پڑھاتے رہے آپ کی طلباء سے ہمدردی اور محبت کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ:۔

''دعاؤں اور صدقات کی اہمیت اور عظیم افادیت پر کامل ایمان کے سلسلے میں کالج کا ہی ایک اور واقعہ ہے مگر یہ لاہور کے کالج کے زمانے کا ہے۔ 1952ء یا 1953ء کی بات ہے جب کہ کالج ڈی اے وی کالج کی بلڈنگ میں تھا اور وہیں ہوسٹل تھا کہ ہمارے ایک طالب علم عزیزم چوہدری الطاف حسین اپنڈے سائی ٹس میں مبتلا ہو گئے درد سے تڑپ رہے تھے رنگ نیلا پڑ گیا حالت خطرناک ہو گئی ہم انہیں لے کر فوراً میو ہسپتال پہنچے تو وہاں سرجن آن ڈیوٹی مکرم پروفیسر قاضی مسعود احمد صاحب تھے جنہوں نے فوری آپریشن کے لیے کہا اس پر ہم نے جناب پرنسپل صاحب حضور کو رتن باغ لاہور میں آ کر جہاں حضور مقیم تھے آپریشن کروانے کی اجازت طلب کی تو حضور نے فرمایا کہ آپریشن فوراً کروا دیں کالج کی طرف سے فوراً ایک بکرا صدقہ دے دیں اور حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں ربوہ دعا کے لیے فوری تار دے دیں ایسا ہی کیا گیا آپریشن ہوا اور چند دن بعد ہی عزیزم الطاف حسین صاحب تندرست ہو کر ہوسٹل آ گئے اس موقعہ پر کالج کے ایک طالب علم کی جان کی خاطر حضور نے کالج کی طرف سے صدقہ دینے کا ارشاد فرمایا چنانچہ خلیفہ وقت کی دعا اور صدقہ کی برکت سے ہمارا یہ خوف امن سے بدل گیا''۔ (ماہنامہ خالد سیدنا ناصر نمبر ص232)

حقیقی استاد کے خواص

محترم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

''1944ء میں دسمبر کا مہینہ تھا اور تعلیم الاسلام کالج قادیان کی یونین کا افتتاحی اجلاس ہونا تھا یونین کے عہدیداران نے جناب پرنسپل صاحب تعلیم الاسلام کالج سے خواہش کی کہ افتتاحی اجلاس سے آپ خطاب فرماویں۔ آپ نے فرمایا کہ اچھا دس پندرہ منٹ کے لیے میں طلبہ سے کچھ خطاب کر دوں گا۔ طلبہ نے دریافت کیا کہ آپ کے خطاب کا عنوان کیا ہو گا؟ تو آپ نے فرمایا ''حسن و عشق''۔ اس پر طلباء (عہدیداران کالج یونین) ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے اور مسکرانے لگے کہ حضرت میاں صاحب نے (کالج کے زمانے میں حضور کو میاں صاحب کے نام سے یاد کیا جاتا تھا) یہ عجیب سا عنوان اپنی تقریر کے لیے چنا ہے قادیان میں خوب خبر پھیلی کہ آج شام کالج کے پرنسپل میاں صاحب اس عنوان پر تقریر کریں گے وقت مقررہ پر کالج کا ہال طلبہ و دیگر سامعین سے کھچا کھچ بھر گیا حضور نے تقریر فرمائی تقریر کیا تھی علم و عمل کا ایک نیا نکتہ واضح کر دیا تعلیم و تدریس کے طریق کار کی عجیب طریقے سے وضاحت فرمائی آپ نے فرمایا کہ ہر طالب علم میں خدا نے ایک مخفی حسن کسی نہ کسی کمال یا استعداد کے لحاظ سے ودیعت کیا ہوا ہوتا ہے حقیقی استاد وہ ہے جو اس حسن پر عاشق ہو کر ایک والہانہ جستجو اور سرگرمی کے ساتھ اس مخفی حسن کو اجاگر کرے اور پھر اس کی نشوونما کا سامان کرے تعلیم الاسلام کالج میں طلبہ سے اس پہلے خطاب میں ایک طرف طلباء کو ان کی قدر وقیمت سے روشناس کرا دیا گیا تو دوسری طرف اساتذہ کو اپنے فرائض یاد دلائے گئے کہ تو دونوں اطراف کے تعاون سے صحیح اور شاندار نتائج پیدا ہوں''۔

(ماہنامہ خالد سیدنا ناصر نمبر ص230)

غریب طالب علم کی سرپرستی، محبت اور شفقت

محترم حکیم مولوی خورشید احمد صاحب سابق صدر عمومی ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ:۔

''والد مرحوم کی وفات کے بعد مجھے تعلیم جاری رکھنے میں سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا لیکن آپ کی شفقت اور سرپرستی کی وجہ سے تعلیمی عرصہ بے فکری سے گزر گیا آپ نے از خود مجھے بتائے بغیر صدر انجمن سے میرے لیے آٹھ روپے وظیفہ منظور کروایا اس سے مجھے بہت سہارا ہوا ان دنوں آٹھ روپے ماہوار مجھ جیسے غریب اور بے سہارا طالب علم کے لیے بہت غنیمت تھے یہ نہ بھی ہوتے تو حضور نے جو میرے ساتھ محبت اور پیار کا سلوک کیا وہ بہت بڑی دولت تھی جو مجھے حاصل تھی۔'' (ماہنامہ خالد سیدنا ناصر نمبر ص252,253)

اسی طرح 1943ء میں میں درجہ ثانیہ میں داخل ہوا یہ سال مولوی فاضل کے امتحان کی تیاری کا سال تھا میں نے امتحان میں اعلیٰ کامیابی کے حصول کے لیے سخت محنت شروع کی چنانچہ سخت محنت مالی مشکلات اور غذا کی کمی کی وجہ سے میری صحت کافی گر گئی بدن کی ہڈیاں باہر نکل آئیں بہر حال مئی 1943ء میں میں نے مولوی فاضل کا امتحان دے دیا نتیجہ نکلنے میں دو ماہ باقی تھے مئی کے آخر میں ایک دن آپ نے مجھے اپنی کوٹھی النصرت بلایا فرمانے لگے:۔ ''خورشید میں دیکھتا ہوں تمہاری صحت بہت گر گئی ہے ہم چند روز تک ڈلہوزی جا رہے ہیں تم بھی ہمارے ساتھ جاؤ گے تمہاری صحت ٹھیک ہو جائے گی جاؤ تیاری کرو'' ڈلہوزی میں ہم تقریباً چار ماہ رہے اس عرصہ میں آپ نے جامعہ احمدیہ کے تین اساتذہ مولانا ارجمند خان مرحوم مولانا ابوالعطاء صاحب مرحوم اور تیسرے مولانا ابوالحسن قدسی اور دو طلباء مولوی غلام باری سیف صاحب اور مولوی عبدالقدیر صاحب کو بھی سیر کے لیے بلا لیا ان سب نے حضور کے مہمان خانہ میں پندرہ روز سے ایک ماہ تک قیام کیا جی بھر کر سیر کی اور حضور نے بھی ان کی خاطر مدارات خاص توجہ سے کی جب آپ نے یہ محسوس کیا کہ اب ڈلہوزی ان سب چہروں پر نمایاں نظر آنے لگی ہے تو انہیں جانے کی اجازت دی ان سب کے قیام کے دوران میں نے حضور کے چہرہ مبارک پر ایک خاص مسرت اور شگفتگی دیکھی آپ اپنے مہمانوں کی خاطرداری صرف اپنے ملازموں پر نہ چھوڑتے بلکہ اکثر اوقات کئی دفعہ کھانے کا ڈونگہ یا پھلوں کی ڈش آپ خود اٹھا کر ہمارے پاس لے آتے اور فرماتے یہ بھی کھائیں پھر جب تینوں اساتذہ اور طلبہ کے ساتھ مجلس ہوتی تو بہت شگفتہ مذاق اور گہری پھول دار چوٹیں ایک دوسرے پر کی جاتیں سبحان اللہ کیسا وقت تھا جو گزر گیا اور پھر ہاتھ نہ آیا اور کیسے بابرکت اور اللہ والے بزرگ تھے جو اس دنیا سے سدھار گئے اب روح کو تسکین اور مضطرب دلوں کو ڈھارس دینے کے لیے ان کی سہانی یادیں ان کی پیاری باتیں اور ان کی دل آویز مسکراہٹیں ہی باقی ہیں جو ان یادوں کو مشفق و مہربان ماں کی طرح لوریاں دے کر سلا دیتی ہیں۔

ان سب کے چلے جانے کے بعد میں آپ کے ساتھ ہی رہا اور اس وقت واپس آیا جب آپ بمعہ بیگم صاحبہ اور بچگان ڈلہوزی سے واپس تشریف لائے ڈلہوزی کے قیام کے دوران میں نے اپنے ساتھ آپ کا اور بیگم صاحبہ کا سلوک بہت مشفقانہ دیکھا میرے لیے وہی کھانا بھجوایا جاتا تھا جو آپ خود کھاتے بلکہ حضرت بیگم صاحبہ کے حکم پر دونوں وقت دودھ کی ایک پیالی اور کچھ پھل بھجوائے جاتے تا کہ کچھ اچھی غذا اور دودھ سے میری صحت اچھی ہو جائے چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور حضور رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت بیگم صاحبہ کی اپنے خادم پر خاص شفقت اور توجہ سے ڈلہوزی میں قیام کے دوران میری صحت کافی اچھی ہو گئی تھی۔ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی یہ شفقت محض للہ فی اللہ تھی اور حضور کے خیال میں ایک ذہین لائق اور شریف طالب علم کی دلداری کے لئے تھی۔ حضور کا خیال تھا کہ یہ طالب تھوڑی سی توجہ کے ساتھ بہت کچھ بن سکتا ہے۔ چنانچہ حضور نے اسی نظریہ سے مجھے نوازا اور میرے ساتھ محبت اور شفقت کا وہی سلوک کیا جو ایک عظیم استاد اپنے لائق شاگرد سے یا ایک باپ اپنی اولاد سے کر سکتا ہے۔ حقیقت بھی یہی ہے کہ حضور اقدس کی سرپرستی اور شفقت نے مجھے باپ کی یاد بھلا دی اور میری آئندہ زندگی میں کامیابی کی وہ راہیں کھول دیں جنہیں کھولنا ان کی سرپرستی کے بغیر میرے لئے مشکل تھا۔ میں تو ایک غریب بے سہارا اور بے وسیلہ طالب علم تھا۔ حضور کی شفقت اور سرپرستی ہی تھی جس نے مجھے سہارا دیا اور اندھیرے میں روشنی عطا کی جو اب تک میرے لئے مشعل راہ کا کام دے رہی ہے۔

(ماہنامہ خالد سیدنا ناصر نمبر صفحہ 253,254

تنزانیہ کے وزیر انصاف اور واقف زندگی

محترم شیخ امری عبیدی صاحب

تنزانیہ کے سابق وزیر اور دارالسلام کے پہلے افریقی میئر اور مربی سلسلہ محترم شیخ امری عبیدی صاحب 1924ء میں پیدا ہوئے۔ مولانا شیخ مبارک احمد صاحب کی دعوت الی اللہ سے احمدی ہوئے۔ اور 1943ء میں مربی کے طور پر خدمات کا سلسلہ شروع کیا 1954ء سے 1956ء تک ربوہ میں دینی تعلیم پائی اور دوبارہ خدمات شروع کیں۔ تنزانیہ کی تحریک آزادی میں بھر پور حصہ لیا۔ 1960ء میں دارالسلام کے میئر، 1962ء میں ٹانگا نیکا کے مغربی صوبہ کے ریجنل کمشنر بنائے گئے اور 1963ء میں تنزانیہ کے وزیر انصاف مقرر ہوئے۔ 1964ء میں وفات پائی۔ اقوام متحدہ کے اٹھارویں سالانہ اجلاس میں تنزانیہ کے وفد کے رئیس تھے۔

نظام خلافت اور نظام وصیت کا گہرا رشتہ

یہ دونوں نظام ایک ہی منزل کے رہنما اور ایک ہی سکہ کے دو رخ ہیں

عبدالسمیع خان

حضرت مسیح موعود کا رسالہ الوصیت مذہبی دنیا کے عجائبات میں سے ہے ایک معمولی حجم کا رسالہ جو 34 صفحات پر مشتمل ہے اتنے وسیع وعریض مضامین سمیٹے ہوئے ہے کہ انسان ورطۂ حیرت میں ڈوب جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت مسیح موعود کے قرب وفات کے الہامات کے بعد حضور نے یہ رسالہ تصنیف فرمایا اور نہ صرف اپنی بعثت کے مقاصد اور اپنی تمام مساعی کا خلاصہ کھول کر بیان کر دیا بلکہ جماعت پر آنے والے قیامت تک کے حالات سے مطلع فرما دیا۔ گویا یہ کتابچہ جماعت کے ماضی حال اور مستقبل کا آئینہ دار ہے۔

اس کتاب میں آپ نے ایک طرف نظام خلافت کی خبر دی اور دوسری طرف نظام وصیت کے قیام کا اعلان فرمایا۔ آیئے اس رسالہ کی روشنی میں جائزہ لیں کہ ان دونوں نظاموں کا آپس میں کیا گہرا تعلق اور رشتہ ہے۔

جماعت احمدیہ کی علت غائی اور اس کے مقاصد کے بارہ میں حضرت مسیح موعود اپنے رسالہ الوصیت میں فرماتے ہیں:۔

''خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے۔''

(الوصیت۔ روحانی خزائن جلد نمبر 20 صفحہ 306)

اس اعلیٰ مقصد کا حصول ایک طویل جدوجہد چاہتا ہے اور نسلاً بعد نسلٍ جدوجہد اور قربانی کا متقاضی ہے۔ خدا کا مسیح راستوں اور منزلوں سے خوب آگاہ تھا اور جماعت کو بھی راستوں اور جدوجہد کی کوششوں کی جہت کی نشاندہی کر دی تھی۔ جب حضرت مسیح موعود کے اس دنیا سے رخصت ہونے کا وقت آیا تو حضرت مسیح موعود کو اپنی کوئی ذاتی فکر نہیں تھی اگر کوئی فکر تھی تو جماعت کے بارے میں تھی اپنے اس کام کے بارے میں تھی جس کیلئے آپ مبعوث کئے گئے تھے ان مقاصد کے لئے تھی جو ابھی تشنہ تکمیل تھے اور اس جماعت کیلئے تھی جو آپ نے قائم فرمائی تھی اس پودے کے لئے تھی جو آپ کے ہاتھوں خدا نے لگایا تھا اور جس کا تناور درخت ہونا ابھی باقی تھا۔ اپنے آخری ایام میں سب سے زیادہ فکر اس بات کی تھی کہ ''ابھی جماعت کچی ہے اور یہ پیغام موت آرہا ہے گویا جماعت کی حالت اس بچہ کی سی ہے جس نے ابھی دو چار روز دودھ پیا ہو اور اس کی ماں مرجائے۔''

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 596)

حضرت مسیح موعود کا مشن بہت طویل اور آنے والے تمام خطوں اور زبانوں پر پھیلا ہوا تھا۔ اس لئے ضروری تھا کہ آپ کے بعد مسلسل روح القدس کی تائید سے یکے بعد دیگرے ایسے خدا نما وجود کھڑے ہوتے رہیں جو آپ کے مشن کی تکمیل کیلئے سر دھڑ کی بازی لگاتے رہے تا آنکہ دنیا ایک ہاتھ پر اکٹھی ہو جائے۔

سو اس مقصد کیلئے آپ نے نظام خلافت اور قدرت ثانیہ کی خبر دی اور فرمایا کہ یہ نعمت قیامت تک جاری رہے گی چنانچہ فرمایا:۔

تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں۔ کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی۔ جب تک میں نہ جاؤں لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے.....''

(الوصیت روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 305)

مگر خلافت کا قیام خدا تعالیٰ کی طرف سے زبردستی نہیں ہوتا بلکہ یہ ایک مشروط وعدہ ہے جو مومنوں اور عمل صالح کرنے والوں سے کیا گیا ہے اور جب کوئی قوم خدمت کی ناقدری کرے یا عمل صالح سے دستکش ہو جائے تو اس سے یہ انعام واپس لے لیا جاتا ہے جیسا اولین دور میں ہوا۔ جب خلافت کی ظاہری اور باطنی حفاظت کا حق ادا نہ ہوا تو ان سے یہ نعمت اٹھا لی گئی۔ پس قیامت تک خلافت کا انعام ایسے مومنوں اور صاحب کردار وفاداروں کا متقاضی ہے جو خلافت کی برکات سے پورا استفادہ کریں اور اس کی حفاظت کیلئے مستعد رہیں۔

اس مقصد کیلئے حضرت مسیح موعود نے نظام وصیت کی بنیاد ڈالی جس کا نتیجہ ایسے کامل مومن پیدا کرنا تھا جو خدا کو پالیں اور اس کی نظر میں برگزیدہ قرار پا کر دنیا میں ہی بہشتی کہلائیں۔ حضور فرماتے ہیں۔

''مجھے ایک جگہ دکھلا دی گئی کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہوگی۔ ایک فرشتہ میں نے دیکھا کہ وہ زمین کو ناپ رہا ہے۔ تب ایک مقام پر اس نے پہنچ کر مجھے کہا کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہے۔ پھر ایک جگہ مجھے ایک قبر دکھلائی گئی کہ وہ چاندی سے زیادہ چمکتی تھی اور اس کی تمام مٹی چاندی کی تھی تب مجھے کہا گیا کہ یہ تیری قبر ہے اور ایک جگہ مجھے دکھائی گئی اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا اور ظاہر کیا گیا کہ وہ ان برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں۔''

پھر فرماتے ہیں کہ:۔

''میں دعا کرتا ہوں کہ خدا اس میں برکت دے اور اسی کو بہشتی مقبرہ بنا دے اور یہ اس جماعت کے پاک دل لوگوں کی خوابگاہ ہو جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کر لیا اور دنیا کی محبت چھوڑ دی اور خدا کے لئے ہو گئے اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لی۔

(رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 316)

پس نظام خلافت اور نظام وصیت دونوں ایک دوسرے کے معاون اور مددگار ہیں۔ خلافت با خدا اور خدا نما انسان پیدا کرنے کا ذریعہ ہے اور نظام وصیت خلافت کے محافظ اور وفادار بنانے کا طریق ہے۔ ایسے دھاگوں کی طرح جو ایک دوسرے پر لپٹتے ہوئے ایک دوسرے کو قوت عطا کرتے ہیں اسی لئے حضرت مسیح موعود کے فرمان کے مطابق وصیت کرنے والے ہی کامل الایمان ہیں۔

اسی صدق اور ایمان کی ایک علامت انفاق فی سبیل اللہ ہے جو اس مادی دور میں ہر پہلے دور سے زیادہ اہمیت اختیار کر گئی ہے وہ جو ساری عمر تقویٰ اور پاکیزگی سے بسر کرتے رہے جنہوں نے قرآن کے حلال کو حلال اور قرآن کے حرام کو حرام قرار دیا جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی سچی اطاعت کا جوا اپنی گردنوں پر رکھا اور اپنی جان مال اور آبرو فدا کرتے رہے وہ مرنے کے بعد بھی اپنی جائیداد کا 1/10 حصہ غلبہ حق کیلئے پیش کر دیں تو ان کے جنتی اور بہشتی ہونے میں کسے کلام ہو سکتا ہے۔ پس یہ انفاق سچے مومنوں کی ناقابل تردید شناخت بھی ہے اور خلیفہ وقت اور جماعت کا وہ خزانہ بھی جس کے ذریعہ انہوں نے دعوت الی اللہ کر کے کل عالم کے دلوں کو جیتنا ہے۔ بیوت الذکر تعمیر کرنی ہیں۔ قرآن کے تراجم شائع کرنے ہیں۔

پس ایک موصی کیلئے تمام شرائط دراصل خلیفہ حقہ کے دست و بازو بننے کی شرائط ہیں اور یہی وہ پاکیزہ طبقہ ہے جس میں سے پھر خلفاء اور ان کے اعوان و انصار کا انتخاب کیا جاتا رہے گا۔

خلافت اور نظام وصیت ایک ہی سکے کے دو رخ ہیں جسے خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت نے ثابت کر دیا ہے۔

جماعت احمدیہ میں سے جن لوگوں نے خلافت کو چھوڑا وہ نظام وصیت اور بہشتی مقبرہ سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے اور آج وہ اس جنت کی بشارت سے بھی محروم ہو گئے جو الہامی پیشگوئیوں کے مطابق مسیح موعود کے مقدس الفاظ میں نظام وصیت کی شکل میں بھی جاری کیا گیا تھا۔

دوسری طرف جو خوش قسمت نظام خلافت سے وابستہ ہیں ان کی نعشوں کو بھی حضرت مسیح موعود کے قرب وجوار میں دفن ہونے کا اعزاز مل رہا ہے بہشتی مقبرہ قادیان کے طفیل ایک بہشتی مقبرہ ربوہ میں بھی قائم ہو چکا ہے اور دنیا کے بیسیوں ممالک میں ان کے اظلال قطعہ موصیان کے نام سے قائم ہو چکے ہیں۔

اسی طرح وصیت کرنے والوں کی تعداد بھی بڑھتی جا رہی ہے اور کل چندہ دہندگان کی کم از کم نصف تعداد کے اس نظام میں شامل ہونے کا ٹارگٹ تکمیل کے قریب ہے۔

پس خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو نظام خلافت کے مطیع اور پیروکار ہیں کیونکہ اس ذریعہ سے وہ خدا کی نظر میں مومن اور اعمال صالحہ بجالانے والے شمار ہوتے ہیں۔ اور پھر نظام وصیت کے ذریعہ دنیا میں جنت کی ضمانت حاصل کرتے ہیں اور یہ دونوں نظام احمدیوں کی اخلاقی اور تربیتی سربلندی کیلئے بالفعل کوشاں ہیں اور خلافت اور جماعت ایک وجود بن کر دنیا کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کر رہے ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نظام وصیت اور خلافت کا تعلق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

نظام وصیت کا نظام خلافت کے ساتھ ایک گہرا تعلق ہے کیونکہ حضرت مسیح موعود کو اپنی وفات کی خبروں پر جہاں جماعت کی تربیت کی فکر پیدا ہوئی اور آپ نے مالی قربانی کے نظام کو جاری فرمایا وہاں آپ نے جماعت کو یہ خوشخبری بھی دی کہ میری وفات کی خبروں سے غمگین مت ہو کیونکہ خدا تعالیٰ اس سلسلہ کو ضائع نہیں کرے گا بلکہ ایک دوسری قدرت کا ہاتھ سب کو تھام لے گا۔

آپ نے فرمایا: ''تم میری اس بات سے ...... غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔''

(الوصیت روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 305)

پس رسالہ الوصیت میں نظام خلافت کی پیشگوئی فرمانا یہ ثابت کرتا ہے کہ ان دو نظاموں کا آپس میں گہرا تعلق ہے اور جس طرح نظام وصیت میں شامل ہو کر انسان تقویٰ کے اعلیٰ معیار اپنے اندر پیدا کر سکتا

(باقی صفحہ 6 پر)

مکرم منصور احمد خان صاحب

آنحضرت ﷺ کا دشمنوں سے حسن سلوک

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے کبھی اپنے کسی دشمن سے ذاتی بدلہ نہیں لیا۔ بلکہ ان کے ساتھ ہمیشہ حسن سلوک سے پیش آئے۔ ہمیشہ بے انتہا پیار و محبت کا اظہار کیا۔ خاکسار ذیل میں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی اس پاکیزہ سیرت کے چند ایک واقعات اختصار کے ساتھ درج کرتا ہے۔

عبداللہ بن ابی بن سلول کا کردار

عبداللہ بن ابی بن سلول منافقوں کا سردار تھا۔ مگر اس کا بیٹا عبداللہ مخلص مسلمان تھا۔ عبداللہ بن ابی بن سلول نے ایک دفعہ جب مہاجرین اور انصار کو آپس میں لڑوانے کی سازش کی تو حضرت زید بن ارقم کو اس کی خبر ہوگئی اور آپ نے رسول اللہ ﷺ کو اس سازش کے متعلق بتایا۔ آپ سے حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اگر آپ اجازت دیں تو میں عبداللہ بن ابی بن سلول کی گردن اڑا دوں۔

مگر آپ نے حضرت عمرؓ کو منع فرمایا۔ عبداللہ بن ابی بن سلول کے بیٹے عبداللہ نے حضور اکرمؐ کی خدمت میں عرض کیا کہ یارسول اللہ! میں نے سنا ہے کہ میرے باپ کی فتنہ انگیزی کی وجہ سے آپ اس کو قتل کرنے کا حکم دینا چاہتے ہیں اگر آپ کا یہی فیصلہ ہے تو مجھے حکم فرمائیں کہ میں اپنے باپ کا سر کاٹ کر لے آؤں۔ مگر آپؐ کسی اور کو اس کی اجازت نہ دیں۔ ورنہ کہیں ایسا نہ کہ میں جوش میں آکر اپنے باپ کے قاتل کو نقصان پہنچادوں اور خدا کی رضا کے بجائے جہنم میں جاگروں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

''میں نے اس کے قتل کا حکم نہیں دیا اور نہ ہی ایسا کوئی ارادہ ہے'' یہی عبداللہ بن سلول جب فوت ہوا تو اس کا بیٹا عبداللہ بن عبداللہ آپؐ کے پاس آیا اور آپ سے درخواست کی کہ اپنا کرتہ عنائیت فرمائیں۔ تاکہ میں اپنے باپ کو اس میں کفن دوں۔ آپ نے اپنا کرتہ دیا۔ پھر اس نے درخواست کی آپؐ میرے والد کی نماز جنازہ پڑھائیں۔ حضرت نبی کریم ﷺ نماز جنازہ پڑھانے لگے۔ تو حضرت عمرؓ نے کہا کہ عبداللہ بن ابی بن سلول نے فلاں دن ایسی بات کہی تھی اور فلاں دن یہ بات کہی تھی۔ یہ سن کر حضور اکرمؐ مسکرا دیئے اور فرمایا عمر ہٹو۔ جب حضرت عمرؓ نے بے حد اصرار کیا کہ کہ نماز جنازہ نہ پڑھیے تو آپ نے فرمایا

اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھ کو اختیار ملا ہے کہ میں منافقوں کے لئے دعا کروں یا نہ کروں۔ میرا اختیار ہے اس لئے میں دعا کرتا ہوں۔ جب آپؐ نے اس کی نماز جنازہ پڑھی اور جب آپؐ اس کی نماز جنازہ پڑھ چکے۔ تو یہ آیت نازل ہوئی۔

اور تو ان میں سے کسی مرنے والے پر کبھی (جنازہ کی) نماز نہ پڑھ اور کبھی اس کی قبر پر (دعا کے لئے) کھڑا نہ ہو۔ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کا انکار کیا ہے اور وہ اس حالت میں مرے کہ وہ بدکردار تھے۔

غزوہ احد

اس غزوہ میں آپ کے حقیقی چچا حضرت امیر حمزہ جو آپؐ کے رضاعی بھائی بھی تھے، شہید ہوئے۔ انہیں مشرک وحشی نام کے وحشی غلام نے شہید کیا تھا۔ قاتل وحشی آپؐ کے سامنے لایا گیا تو آپؐ نے اسے معاف کردیا۔

غزوہ احزاب

ہجرت کے 5 سال کے بعد غزوہ احزاب کے اختتام پر ابوسفیان کے اکسانے پر ایک بدوی رسول اللہ ﷺ کے قتل (نعوذ باللہ) کے ارادہ سے مدینہ آیا اور قبیلہ بنی عبدالاشہل کی مسجد میں آیا۔ جہاں آپؐ نے فوراً پہچان لیا کہ یہ بری نیت سے آیا ہے۔ اس پر ایک انصاری رئیس اسید بن حضیر نے اسے پکڑ لیا اور اس کی تلاشی لی تو خنجر برآمد ہوا۔ حضور ﷺ نے اسے معاف کر دیا اور آپؐ کے اس اعلیٰ حسن اخلاق سے وہ مسلمان ہوگیا۔

فتح خیبر

ہجرت کے 9 سال بعد فتح خیبر کے موقع پر ایک عورت نے گوشت میں زہر ملا کر رسول اللہ ﷺ کو پیش کیا۔ تو آپ نے پہلے نوالے سے ہی یہ محسوس کرلیا۔ کہ اس میں زہر ہے۔ آپ نے اس عورت کو بلایا اور معاف کردیا۔

دشمنان اسلام کے ساتھ جب بھی جہاد ہوا تو آپؐ جہاد پر جانے والوں کو حسن سلوک کی واضح ہدایات فرماتے اور آپؐ حکم دیتے تھے کہ:

☆ جو شخص ہتھیار پھینک دے۔ اسے قتل نہ کیا جائے۔
☆ جو شخص خانہ خدا میں پناہ لے اسے قتل نہ کیا جائے۔
☆ جو شخص بھاگ جائے۔ اس کا تعاقب نہ کیا جائے۔
☆ جو شخص اپنے گھر کے اندر بیٹھ جائے اسے قتل نہ کیا جائے۔
☆ بچوں، عورتوں، ضعیف اور معذور افراد کو قتل نہ کیا جائے۔
☆ دوران جہاد قبول اسلام کرنے والے کو قتل نہ کیا جائے۔
☆ ملازموں اور مزدوروں کا قتل بھی منع فرمایا۔
☆ جنگی قیدیوں کو قتل کرنے سے منع فرماتے تھے۔

جنگی قیدیوں سے حسن سلوک

ایک قیدی کا بیان ہے کہ مجھ کو جن انصار نے اپنے گھر میں قید رکھا۔ وہ جب کھانا لاتے تو روٹی میرے سامنے رکھ دیتے اور خود کھجوریں کھاتے۔ مجھ کو شرم آتی اور میں روٹی ان کے ہاتھ میں دے دیتا۔ لیکن وہ بے حد اصرار کے ساتھ مجھے یہ کہہ کر واپس دیتے کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ کا حکم ہے کہ ہم تمہیں مہمانوں کی طرح عزت واحترام سے رکھیں۔

ایک جنگ میں حاتم طائی کی لڑکی گرفتار ہوکر آئی تو آپؐ نے اسے کمال عزت واحترام سے رکھا اور فرمایا کہ کوئی تمہارے شہر کا آ جائے تمہیں اس کے ساتھ عزت واحترام کے ساتھ رخصت کردوں گا۔ چنانچہ آپ نے اس کو اور اس کے تمام خاندان کے قیدیوں کو رہا کردیا۔

حضرت عباس جب دوسرے قیدیوں کے ساتھ ایک قیدی کی حیثیت سے پیش ہوئے تو صحابہؓ نے پہلی رات سب کی مشکیں باندھ دیں تاکہ بھاگ نہ جائیں۔ چونکہ سب قیدی مسجد کے ستونوں کے ساتھ باندھ دیئے گئے تھے۔ اس لئے جب حضور اکرم ﷺ نماز کے لئے اٹھے تو کراہنے کی آواز سنی۔ پوچھنے پر معلوم ہوا کہ ان کی مشکیں ذرا زور سے باندھ دی گئی ہیں۔ آپؐ نے اسی وقت حکم دیا کہ ان کی مشکیں کھول دو تاکہ ان کو تکلیف نہ ہو۔

فتح مکہ

حضرت مسیح موعود فتح مکہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ''پھر دوسرا زمانہ تھا کہ تمام جزیرہ عرب ایک سرے سے دوسرے تک غلام بنا ہوا ہے۔ کوئی مخالفت میں چوں بھی نہیں کرتا اور ایسا اقتدار اور رعب خدا نے دیا ہوا ہے۔ کہ اگر چاہتے تو کل عرب کو قتل کر ڈالتے۔ اگر ایک نفسانی انسان ہوتے تو ان سے ان کی کرتوتوں کا بدلہ لینے کا عمدہ موقع تھا۔ جب الٹا مکہ فتح کیا تو فرمایا

لاتثریب علیکم الیوم

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 149)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فتح مکہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

''اس وقت جب کہ خدائی نصرت کے وعدوں کے ایفاء کا وقت آیا اور کفار مکہ کی گردنیں ان کے ہاتھ میں دی گئیں۔ جب دس ہزار قدوسیوں کی چمکتی ہوئی تلواروں کی زد میں عرب کے سفاک سرداروں کے بدن کانپنے لگے تو مکہ کی اینٹ اینٹ گواہ ہے کہ تاریخ عالم نے ایک عجیب معاملہ دیکھا اور قتل عام کے فرمان کے بجائے مکہ کی فضاؤں میں لاتثریب علیکم الیوم (یوسف:93) کے شادیانے بجنے لگے۔ اسی روز دنیا کے ظالم ترین انسان معاف کئے گئے۔ تپتی ریت پر بے کس غلاموں کو لٹانے والے بھی معاف کئے گئے۔ چلچلاتی دھوپ میں مکہ کی گلیوں میں ناداروں کو گھسیٹنے والے بھی معاف کئے گئے اس روز معصوم انسانوں پر پتھروں کی بارش برسانے والے بھی معاف کئے گئے اور ان سنگ دلوں کو بھی معاف کیا گیا۔ جنہوں نے معزز انسانوں کے سینے چیر کر ان کے دل اور جگر چبا لئے تھے۔

قرآن شریف نے جو گواہی دی ہے کہ آپ ''رحمۃ للعالمین'' ہیں۔ اس سے دشمنان اسلام بھی محروم نہ رہے۔ کیونکہ آپ حقیقتاً رحمۃ للعالمین تھے۔

حضرت مسیح موعود سورۃ التوبہ آیت 128 کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:۔

''ہمارے نبی کریم ﷺ اس مرتبہ میں تمام انبیاء علیہم السلام سے بڑھے ہوئے تھے۔ اس لئے آپ مخلوق کی تکلیف نہیں دیکھ سکتے تھے۔

چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ (۔)

یعنی یہ رسول تمہاری تکلیف کو نہیں دیکھ سکتا۔ وہ اس پر سخت گراں ہے اور اسے ہر وقت اس بات کی تڑپ لگی رہتی ہے کہ تم کو بڑے بڑے منافع پہنچیں۔

(الحکم۔ قادیان 24 جولائی 1902ء)

بقیہ صفحہ 5

ہے اسی طرح خلافت احمدیہ کی اطاعت کا جؤا گردن پر رکھنے سے اس کی روحانی زندگی کی بقا ممکن ہے۔ مالی قربانی کا نظام بھی خلافت کے بابرکت سائے میں ہی مضبوط ہوسکتا ہے۔ پس جب تک خلافت قائم رہے گی جماعت کی مالی قربانیوں کے معیار بڑھتے رہیں گے اور دین بھی ترقی کرتا چلا جائے گا۔

پس میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ان دونوں نظاموں سے وابستہ رکھے۔ جو ابھی تک نظام وصیت میں شامل نہیں ہوئے اللہ تعالیٰ ان کو بھی توفیق عطا فرمائے کہ وہ اس میں حصہ لے کر دینی اور دنیوی برکات سے مالا مال ہوسکیں اور اللہ کرے کہ ہر احمدی ہمیشہ نظام خلافت سے اخلاص اور وفا کا تعلق قائم رکھے اور خلافت کی بقا کے لئے ہمیشہ کوشاں رہے اور اپنی تمام ترقیات کے لئے خلافت کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اپنی ذمہ داریاں سمجھنے اور ان کو پورا کرنے کی توفیق دے اور سب کو اپنی رضا کی راہوں پر چلاتے ہوئے ہم سب کا انجام بالخیر فرمائے۔ آمین

(الفضل 15/جون 2006ء صفحہ 3)

شطرنج کا کھیل

شطرنج ہندوستان کا کھیل ہے لیکن جیسے یہ آجکل کھیلی جاتی ہے۔ یہ ایران میں ہزاروں سال قبل کھیلی جاتی تھی۔ ایران سے یہ اندلس پہنچی اور وہاں سے دسویں صدی میں یورپ۔ فارسی میں شاہ مات کو انگریزی میں چیک میٹ کہتے ہیں نیز روک (Rook پیادہ) کا لفظ رکھ سے اخذ ہوا ہے جس کے معنی ہیں رتھ۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 89974 میں قانتہ طاہر

زوجہ طاہر احمد سراء قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر شرقی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 29-08-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند -/18000 روپے (2) طلائی زیور مالیتی -/92000 روپے (3) نقد رقم -/20000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ قانتہ طاہر۔ گواہ شد نمبر 1 طاہر احمد۔ گواہ شد نمبر 2 محمد رئیس طاہر

مسل نمبر 89975 میں عقیلہ روحی

بنت رانا انوار الحق قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر شرقی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 24-09-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 1/2 تولہ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ عقیلہ روحی۔ گواہ شد نمبر 1 محمد صادق طیب وصیت نمبر 33618۔ گواہ شد نمبر 2 نعمان احمد وصیت نمبر 38042

مسل نمبر 89976 میں شازیہ نفیس

زوجہ نفیس احمد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر شرقی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 20-6-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور مالیتی -/32000 روپے (2) حق مہر بذمہ خاوند -/30000 روپے اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ شازیہ نفیس۔ گواہ شد نمبر 1 عدیل شہزاد۔ گواہ شد نمبر 2 تنویر احمد

مسل نمبر 89977 میں مریم صدیقہ

بنت منور احمد قوم بھوپال پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر شرقی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 24-9-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 1 تولہ 8 ماشے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ مریم صدیقہ۔ گواہ شد نمبر 1 جمیل احمد وصیت نمبر 33547۔ گواہ شد نمبر 2 محمد صادق طیب

مسل نمبر 89978 میں توصیف احمد

ولد چوہدری محمد اسلم قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم جنوبی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 15-09-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ توصیف احمد۔ گواہ شد نمبر 1 شریف احمد علوی۔ گواہ شد نمبر 2 چوہدری محمد اسلم

مسل نمبر 89979 میں ارفع شہناز

بنت خالد محمود قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم جنوبی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 25-09-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ ارفع شہناز۔ گواہ شد نمبر 1 شریف احمد علوی۔ گواہ شد نمبر 2 خالد محمود

مسل نمبر 89980 میں ولید احمد

ولد چوہدری منور احمد قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد شرقی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 20-09-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ ولید احمد۔ گواہ شد نمبر 1 چوہدری منور احمد۔ گواہ شد نمبر 2 برکات احمد

مسل نمبر 89981 میں میر مبرور احمد

ولد میر مظفر احمد قوم میر پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد شرقی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 22-06-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ میر مبرور احمد۔ گواہ شد نمبر 1 میر مظفر احمد۔ گواہ شد نمبر 2 خواجہ برکات احمد

مسل نمبر 89982 میں شاہجہان احمد

ولد ظہور احمد (مرحوم) قوم کشمیری پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد شرقی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 15-09-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ شاہجہان احمد۔ گواہ شد نمبر 1 محمد افضل وڑائچ۔ گواہ شد نمبر 2 خواجہ برکات احمد

مسل نمبر 89983 میں عبدالغفار ناز

ولد میاں احمد دین قوم بُھٹہ پیشہ مزدوری عمر 59 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 203 ر۔ب مانانوالہ فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 24-09-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) مکان برقبہ اڑھائی مرلے مالیتی -/500000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1800 روپے ماہوار بصورت مزدوری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عبدالغفار ناز۔ گواہ شد نمبر 1 حکیم محمود احمد معلم سلسلہ۔ گواہ شد نمبر 2 سعید احمد بٹ

مسل نمبر 89984 میں نسیم احمد سیفی

ولد مولوی صالح محمد قوم راجپوت پیشہ ریٹائرڈ عمر 62 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن آفیسرز کالونی راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 26-05-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) پلاٹ برقبہ 90x50 مربع فٹ واقع DHA II مالیتی اندازاً -/50 لاکھ روپے (2) پلاٹ برقبہ 90x50 مربع فٹ واقع Topcity Scheme مالیتی اندازاً -/6 لاکھ روپے (3) پلاٹ برقبہ 90x50 مربع فٹ واقع ممتاز سٹی سکیم مالیتی اندازاً -/5 لاکھ روپے (4) پلاٹ برقبہ 60x30 مربع فٹ واقع ممتاز سٹی سکیم مالیتی اندازاً اڑھائی لاکھ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/43851 روپے ماہوار بصورت تنخواہ و پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ نسیم احمد سیفی۔ گواہ شد نمبر 1 محمد کلیم احمد وصیت نمبر 42789۔ گواہ شد نمبر 2 عبدالقدیر

مسل نمبر 89985 میں امتہ الرافع

زوجہ نسیم احمد سیفی قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 57 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن آفیسرز کالونی راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 26-05-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 8 تولے مالیتی -/160000 روپے (2) حق مہر وصول شدہ و خرچ شدہ -/5000 روپے (3) پلاٹ برقبہ 50x25 مربع فٹ واقع اسلام آباد مالیتی -/500000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1250 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ امتہ الرافع۔ گواہ شد نمبر 1 میجر محمد کلیم احمد وصیت نمبر 42789۔ گواہ شد نمبر 2 نسیم احمد سیفی

مسل نمبر 89986 میں مدحت فہیم

بنت فہیم احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پشاور روڈ راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 19-07-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ مدحت فہیم۔ گواہ شد نمبر 1 فہیم احمد وصیت نمبر 47758۔ گواہ شد نمبر 2 محمد حسن

مسل نمبر 89987 میں طاہرہ اعجاز

بیوہ ملک اعجاز احمد (مرحوم) قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک لالہ راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 09-05-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 8 تولے مالیتی -/160000 روپے (2) گاڑی مالیتی -/600000 روپے (3) پلاٹ واقع لاہور مالیتی -/2500000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/6000 روپے ماہوار بصورت ازطرف برادران مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ طاہرہ اعجاز۔ گواہ شد نمبر 1 ضیاء اسلام۔ گواہ شد نمبر 2 ندیم احمد مجاہد

مسل نمبر 89988 میں صغیر احمد

ولد شیر محمد قوم گوجر پیشہ ملازمت PAF عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک لالہ راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 02-11-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/13000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور

فرمائی جاوے۔ العبد۔صغیر احمد۔گواہ شد نمبر 1 سہیل احمد۔ گواہ شد نمبر 2 فواد احمد

مسل نمبر 89989 میں میمونہ ممتاز

زوجہ ممتاز احمد عمر قوم اعوان پیشہ گھریلو خاتون عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 22-05-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 15 تولہ مالیتی -/300000 روپے (2) حق مہر بذمہ خاوند -/100000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ میمونہ ممتاز گواہ شد نمبر 1 ممتاز احمد عمر۔ گواہ شد نمبر 2 کامران احمد

مسل نمبر 89990 میں محمد بی بی

زوجہ چوہدری اقبال حسین قوم رائے پیشہ خانہ داری عمر 65 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پروفیسر کالونی راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 01-09-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر بصورت طلائی زیور بوزن 3 تولہ مالیتی -/60000 روپے (2) از ترکہ والد زرعی زمین برقبہ 3 ایکڑ 6 کنال واقع بھڑی شاہ رحمن گوجرانوالہ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ محمد بی بی۔ گواہ شد نمبر 1 چوہدری سلطان احمد وصیت نمبر 22289 گواہ شد نمبر 2 ذوالفقار علی وصیت نمبر 30397

مسل نمبر 89991 میں سلمٰی اقبال

بنت جاوید اقبال قوم دھوتھڑ پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پروفیسر کالونی راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 30-07-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ سلمٰی اقبال۔ گواہ شد نمبر 1 ذوالفقار علی۔ گواہ شد نمبر 2 چوہدری اقبال حسین وصیت نمبر 20002

مسل نمبر 89992 میں اطہر اقبال

ولد جاوید اقبال قوم دھوتھڑ پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نیو پروفیسر کالونی راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 30-07-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ اطہر اقبال۔ گواہ شد نمبر 1 ذوالفقار علی۔ گواہ شد نمبر 2 چوہدری اقبال حسین وصیت نمبر 20002

مسل نمبر 89993 میں غزالہ ظفر

زوجہ محمد ظفر اللہ خان قوم گوندل پیشہ خانہ داری عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چمن آباد کالونی راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 05-06-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند -/5000 روپے (2) 1 عدد بھینس مالیتی -/35000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ غزالہ ظفر۔ گواہ شد نمبر 1 عاطف لقمان ظفر۔ گواہ شد نمبر 2 اعجاز احمد وڑائچ

مسل نمبر 89994 میں دانیال فرید

ولد بشارت احمد قوم مغل پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 25-09-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ دانیال فرید۔ گواہ شد نمبر 1 غلام مصطفیٰ۔ گواہ شد نمبر 2 وسیم احمد شاہد وصیت نمبر 39170

مسل نمبر 89995 میں مصباح اکرم

زوجہ چوہدری محمد اکرم قوم جھنگل جٹ پیشہ خانہ داری عمر 48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر وسطی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 25-09-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) نقدی رقم -/50000 روپے (2) حق مہر -/5000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ مصباح اکرم۔ گواہ شد نمبر 1 چوہدری محمد اکرم۔ گواہ شد نمبر 2 محمد طلحہ چوہدری

مسل نمبر 89996 میں عابدہ انیلہ چوہدری

بنت چوہدری محمد اکرم قوم جھنگل جٹ پیشہ طالب علم عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر وسطی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 25-09-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ عابدہ انیلہ چوہدری۔ گواہ شد نمبر 1 محمد طلحہ چوہدری۔ گواہ شد نمبر 2 چوہدری محمد اکرم

مسل نمبر 89997 میں مریم منصور

بنت منصور احمد قوم ملک پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر وسطی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 25-09-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ مریم منصور۔ گواہ شد نمبر 1 مبشر احمد منصور گواہ شد نمبر 2 انس احمد منصور

مسل نمبر 89998 میں شکریہ خانم

بنت امیر احمد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر وسطی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 25-09-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 10 گرام مالیتی -/12000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ شکریہ خانم۔ گواہ شد نمبر 1 محمد عبداللہ۔ گواہ شد نمبر 2 محمد اسداللہ

مسل نمبر 89999 میں امینہ بیگم

زوجہ عبدالحمید قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 56 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر وسطی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 21-09-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) مکان برقبہ 10 مرلے واقع دارالنصر وسطی مالیتی -/2500000 روپے (2) طلائی زیور بوزن 82 گرام مالیتی -/144821 روپے (3) حق مہر بذمہ خاوند -/32.25 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ امینہ بیگم۔ گواہ شد نمبر 1 عبدالسلام۔ گواہ شد نمبر 2 عبدالحمید

مسل نمبر 90000 میں نصرت جہاں

زوجہ محمد عبداللہ قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 54 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر وسطی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 22-09-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 3 تولے مالیتی -/36000 روپے (2) حق مہر بذمہ خاوند -/20000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ نصرت جہاں۔ گواہ شد نمبر 1 رئیس احمد صدیق۔ گواہ شد نمبر 2 محمد صدیق

مسل نمبر 90001 میں Muhammad Ahmad Mustapha

ولد Ismail Mubashir قوم ...... پیشہ ٹیچر عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 1-2-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/75 غانین کرنسی ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Muhammad Ahmad Mustapha گواہ شد نمبر 1 ناصر احمد کاہلوں۔ گواہ شد نمبر 2 Saeed Suelman

مسل نمبر 90002 میں Abdur Rahman Armah

ولد Kwesi Armah قوم ...... پیشہ کاروبار عمر 56 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 1-2-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/40 غانین کرنسی ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Abdur Rahman Armah گواہ شد نمبر 1 Saeed Suleman۔ گواہ شد نمبر 2 Muhammad Ansoh

مسل نمبر 90003 میں Abubakar Fynn

ولد Musah Fynn قوم ...... پیشہ ڈسپنسر عمر 52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 1-2-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) مکان مالیتی -/84000 غانین کرنسی (2) کار مالیتی -/15000 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 غانین کرنسی ماہوار بصورت ڈسپنسر مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Abubakar Fynn۔ گواہ شد نمبر 1 ناصر احمد کاہلوں گواہ شد نمبر 2 Saeed Suleman

مسل نمبر 90004 میں Nayyar Essoun

ولد Yahya Kwasi Okofi قوم ...... پیشہ ملازمت عمر 43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 1-2-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری

وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/60 غانین کرنسی ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔Nayyar Essoun۔گواہ شد نمبر1 ناصر احمد کاہلوں۔گواہ شد نمبر2 Saeed Suleman

مسل نمبر 90005 میں Fazir Hammond

ولد Tahir Hammond قوم...... پیشہ ڈرائیونگ عمر 52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1-2-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/70 غانین کرنسی ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔Fazir Hammond۔گواہ شد نمبر1 ناصر احمد کاہلوں۔گواہ شد نمبر2 Saeed Suleman

مسل نمبر 90006 میں Alhassan Atta Quansah

ولد Usman Quansah قوم...... پیشہ فارمنگ عمر 58 سال بیعت 1974ء ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1-2-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/50 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔Alhassan Atta Quansah۔گواہ شد نمبر1 ناصر احمد کاہلوں۔گواہ شد نمبر2 Saeed Suleman

مسل نمبر 90007 میں Ibrahim.R.Quansah

ولد Kwame Brehuwa قوم...... پیشہ ملازمت عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1-2-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/80 غانین کرنسی ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔Ibrahim.R.Quansah۔گواہ شد نمبر1 ناصر احمد کاہلوں۔گواہ شد نمبر2 Saeed Suleman

مسل نمبر 90008 میں Ahmad Nana Sefa

ولد P.Peter Arthur Cudjo قوم...... پیشہ ٹیچر عمر 51 سال بیعت 1986ء ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1-2-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) مکان مالیتی -/270 غانین کرنسی (2) پلاٹ مالیتی -/70 غانین کرنسی (3) موٹر سائیکل مالیتی -/170 غانین کرنسی۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 غانین کرنسی ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔Ahmad Nana Sefa۔گواہ شد نمبر1 ناصر احمد کاہلوں گواہ شد نمبر2 Saeed Suleman

مسل نمبر 90009 میں Saeed Sarquah

ولد Alhaj Issah قوم...... پیشہ ملازمت عمر 54 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1-2-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/80 غانین کرنسی ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔Saeed Sarquah۔گواہ شد نمبر1 ناصر احمد کاہلوں۔گواہ شد نمبر2 Saeed Suleman

مسل نمبر 90010 میں Ibrahim Kojo Hammond

ولد Ishaque Hammond قوم...... پیشہ ملازمت عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1-2-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 غانین کرنسی ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔Ibrahim Kojo Hammond۔گواہ شد نمبر1 ناصر احمد کاہلوں۔گواہ شد نمبر2 Saeed Suleman

مسل نمبر 90011 میں Adam Kofi Armooh

ولد Issah Armooh قوم...... پیشہ ملازمت عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1-2-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 غانین کرنسی ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔Adam Kofi Armooh۔گواہ شد نمبر1 ناصر احمد کاہلوں۔گواہ شد نمبر2 Saeed Suleman

مسل نمبر 90012 میں Ibrahim Imran Mahmud

ولد Kojo Abbam قوم...... پیشہ فارمنگ عمر 49 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1-2-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/40 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔Ibrahim Imran Mahmud۔گواہ شد نمبر1 ناصر احمد کاہلوں۔گواہ شد نمبر2 Saeed Suleman

مسل نمبر 90013 میں Prince Yusif Johnson

ولد Alhaj Mustapha قوم...... پیشہ ملازمت عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1-2-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/70 غانین کرنسی ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔Prince Yusif Johnson۔گواہ شد نمبر1 ناصر احمد کاہلوں۔گواہ شد نمبر2 Saeed Suleman

مسل نمبر 90014 میں Sarah Nkansah

بنت Abubakar Sarfoh قوم...... پیشہ فارمنگ عمر 51 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 15-2-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/6.8 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔Sarah Nkansah۔گواہ شد نمبر1 Hakeem Baidoo۔گواہ شد نمبر2 Talib Yacoob

مسل نمبر 90015 میں Ayesha Salih

بنت Kofi Tikoli قوم...... پیشہ ٹریڈر عمر 53 سال بیعت 1975ء ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 22-2-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/12.20 غانین کرنسی ماہوار بصورت ٹریڈنگ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔Ayesha Salih۔گواہ شد نمبر1 Hakeem Baidoo۔گواہ شد نمبر2 Talib Yacoob

مسل نمبر 90016 میں Mohammad.K.Mensah

ولد Kwaku Ahmad Brenu قوم...... پیشہ الیکٹریشن عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 12-2-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/30.40 غانین کرنسی ماہوار بصورت الیکٹریشن مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔Mohammad K. Mensah۔گواہ شد نمبر1 Hakeem Baidoo۔گواہ شد نمبر2 Talib Yacoob

مسل نمبر 90017 میں Haleema Abena Baoteng

زوجہ Mohammad Baoteng قوم...... پیشہ فارم عمر 57 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 20-2-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) Cocoa فارم مالیتی -/5000 غانین کرنسی۔اس وقت مجھے مبلغ -/20 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔اور مبلغ -/50 غانین کرنسی سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔Haleema Abena Boateng۔گواہ شد نمبر1 Hakeem Baidoo۔گواہ شد نمبر2 Talib Yacoob

مسل نمبر 90018 میں Malik Adu

ولد Duada Kwame قوم...... پیشہ فارمنگ عمر 70 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 15-2-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) Cocoa فارم 6 ایکڑ۔اس وقت مجھے مبلغ -/25.60 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔Malik Adu۔گواہ شد نمبر1 Hakeem Baidoo۔گواہ شد نمبر2 Talib Yacoob

مسل نمبر 90019 میں Uthman Gyasi

ولد Mussah Yaw Donkoh قوم...... پیشہ فارمنگ عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 30-9-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری

کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/10 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Uthman Gyasi۔ گواہ شد نمبر 1 Mailk Quainoo۔ گواہ شد نمبر 2 Mustapha

مسل نمبر 90020 میں Ibrahim Entsie

ولد Kassim Entsie قوم ...... پیشہ ٹیچر عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 07-11-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300000 غانین کرنسیماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Ibrahim Entsie۔ گواہ شد نمبر 1 Malik Quainoo۔ گواہ شد نمبر 2 Mustapha

مسل نمبر 90021 میں Ayyub Mensah

ولد Uthman Kofi Aye قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-4-31 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/6 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Ayyub Mensah۔ گواہ شد نمبر 1 Malik Quainoo۔ گواہ شد نمبر 2 Mustapha

مسل نمبر 90022 میں Ali Kwaku

ولد Stephan Ali قوم ...... پیشہ اپرنٹس عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 31-3-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/10 غانین کرنسی ماہوار بصورت الاؤنسمل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Ali Kwaku۔ گواہ شد نمبر 1 Malik Quainoo۔ گواہ شد نمبر 2 Mustapha

مسل نمبر 90023 میں Abdullah Kwame Esson

ولد Uthman Gyanifaw قوم ...... پیشہ فنگ عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-3-31 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/30 غانین کرنسی ماہوار بصورت فنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Abdullah Kwame Esson۔ گواہ شد نمبر 1 Malik Quainoo۔ گواہ شد نمبر 2 Mustapha

مسل نمبر 90024 میں Shuaib Botwe

ولد Kwasi Atwe قوم ...... پیشہ ڈرائیونگ عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 31-3-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/60 غانین کرنسی ماہوار بصورت ڈرائیونگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Shuaib Botwe۔ گواہ شد نمبر 1 Malik Quainoo۔ گواہ شد نمبر 2 Mustapha

مسل نمبر 90025 میں Alhassan Mustapha

ولد Sadique Egyin قوم ...... پیشہ کاروبار عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 31-3-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/30 غانین کرنسی ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Alhassan Mustapha۔ گواہ شد نمبر 1 Malik Quainoo۔ گواہ شد نمبر 2 Mustapha

مسل نمبر 90026 میں Ampong Jamila

بنت Luqman Osei Bonso قوم ...... پیشہ طالب علم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 30-3-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2 غانین کرنسی ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Ampong Jamila۔ گواہ شد نمبر 1 Hakeem Baidoo۔ گواہ شد نمبر 2 Talib Yacoob

مسل نمبر 90027 میں Habiba Ahmed Owusu

بنت Kwaku Doku قوم ...... پیشہ ٹریڈر عمر 72 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 30-3-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/10 غانین کرنسی ماہوار بصورت ٹریڈ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Habiba Ahmad Owusu۔ گواہ شد نمبر 1 Hakeem Baidoo۔ گواہ شد نمبر 2 Talib Yacoob

مسل نمبر 90028 میں Ahmed Kofi Afful

ولد Ahmed K Afful قوم ...... پیشہ ہومیو ڈاکٹر عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 30-3-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/60 غانین کرنسی ماہوار بصورت ہومیوپیتھی مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Ahmed Kofi Afful۔ گواہ شد نمبر 1 Hakeem Baidoo۔ گواہ شد نمبر 2 Talib Yacoob

مسل نمبر 90029 میں Ishmael Aidoo

ولد Issae Aidoo قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 31-3-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/10 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Ishmael Aidoo۔ گواہ شد نمبر 1 Mustapha۔ گواہ شد نمبر 2 Issah Uthman

مسل نمبر 90030 میں Ishaque Duku

ولد Yaqub Duku قوم ...... پیشہ کارپینٹر عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 31-3-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/20 غانین کرنسی ماہوار بصورت کارپینٹری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Ishaque Duku۔ گواہ شد نمبر 1 Mustapha۔ گواہ شد نمبر 2 Issah Uthman

مسل نمبر 90031 میں Ishmael Yebaoh

ولد Suleman Aboah قوم ...... پیشہ میسن عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 31-3-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 غانین کرنسی ماہوار بصورت میسن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Ishmael Yeboah۔ گواہ شد نمبر 1 Mustapha۔ گواہ شد نمبر 2 Issah Uthman

مسل نمبر 90032 میں Issah Aikins

ولد Kwame Aikin قوم ...... پیشہ ٹریڈر عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 31-3-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/50 غانین کرنسی ماہوار بصورت ٹریڈنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Issah Aikins۔ گواہ شد نمبر 1 Mustapha۔ گواہ شد نمبر 2 Issah Uthman

مسل نمبر 90033 میں Dawood Mensah

ولد Kojo Abahu قوم ...... پیشہ ڈرائیونگ عمر 37 سال بیعت 2003ء ساکن غانا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1-2-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/30 غانین کرنسی ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Dawood Mensah۔ گواہ شد نمبر 1 Adam Saeed۔ گواہ شد نمبر 2 Mustapha

مسل نمبر 90034 میں Ali Musah

ولد Musah Kobina قوم ...... پیشہ میسن عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1-2-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/20 غانین کرنسی ماہوار بصورت میسن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Ali Musah۔ گواہ شد نمبر 1 Alhassan Bin Usman۔ گواہ شد نمبر 2 Usman Bin Isahque

مسل نمبر 90035 میں Abdul Malik Arthur

ولد Stephan Arthur قوم ...... پیشہ میسن عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 27-1-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل

جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) پلاٹ برقبہ 100x100 مربع فٹ مالیتی -/900 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 غانین کرنسی ماہوار بصورت میسن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد- Abdul Malik Arthur- گواہ شد نمبر 1 Adam Saeed- گواہ شد نمبر 2 Mustapha

مسل نمبر 90036 میں
Bashirudin Mbaye

ولد Hamidu Mbaye قوم ...... پیشہ طالب علم عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22-9-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/7 غانین کرنسی ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد- Bashirudin Mbaye- گواہ شد نمبر 1 فضل احمد مجوکہ۔ گواہ شد نمبر 2 مبشر حسین شاہد

مسل نمبر 90037 میں Jibreal Faye

ولد Birame Faye قوم ...... پیشہ طالب علم عمر 25 سال بیعت 1999ء ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22-9-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/7 غانین کرنسی ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد- Jibreal Faye- گواہ شد نمبر 1 فضل احمد مجوکہ۔ گواہ شد نمبر 2 مبشر حسین شاہد

مسل نمبر 90038 میں Umar Diop

ولد Ndiara Diop قوم ...... پیشہ طالب علم عمر 24 سال بیعت 1998ء ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22-9-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/7 غانین کرنسی ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد- Umar Diop- گواہ شد نمبر 1 فضل احمد مجوکہ۔ گواہ شد نمبر 2 مبشر حسین شاہد

مسل نمبر 90039 میں Waly Ndiane

ولد Korn Nadiane قوم ...... پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت 2002ء ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22-9-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/7 غانین کرنسی ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد- Waly Ndiane- گواہ شد نمبر 1 فضل احمد مجوکہ۔ گواہ شد نمبر 2 مبشر حسین شاہد

مسل نمبر 90040 میں
Sankon I Osman

ولد Ibrahim Umaru Sankon قوم ...... پیشہ طالب علم عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22-9-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/7 غانین کرنسی ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد- Sankon I Osman- گواہ شد نمبر 1 فضل احمد مجوکہ۔ گواہ شد نمبر 2 مبشر حسین شاہد

مسل نمبر 90041 میں Amadou Bah

ولد Abdoulie Bah قوم ...... پیشہ طالب علم عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22-9-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/7 غانین کرنسی ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد- Amadou Bah- گواہ شد نمبر 1 فضل احمد مجوکہ۔ گواہ شد نمبر 2 مبشر حسین شاہد

مسل نمبر 90042 میں Buba Bah

ولد Momodou Bah قوم ...... پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22-9-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/7 غانین کرنسی ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد- Buba Bah- گواہ شد نمبر 1 فضل احمد مجوکہ۔ گواہ شد نمبر 2 مبشر حسین شاہد

مسل نمبر 90043 میں
Almameh Balajo

ولد Nfamara Balajo قوم ...... پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22-9-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/7 غانین کرنسی ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد- Almameh Balajo- گواہ شد نمبر 1 فضل احمد مجوکہ۔ گواہ شد نمبر 2 مبشر حسین شاہد

مسل نمبر 90044 میں Ismaila Jallow

ولد Amadou Jallow قوم ...... پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت 1995ء ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22-9-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/7 غانین کرنسی ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد- Ismaila Jallow- گواہ شد نمبر 1 فضل احمد مجوکہ۔ گواہ شد نمبر 2 مبشر حسین شاہد

مسل نمبر 90045 میں Darbo Lassina

ولد Drabo Ousman قوم ...... پیشہ طالب علم عمر 29 سال بیعت 2004ء ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22-9-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/7 غانین کرنسی ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد- Drabo Lassina- گواہ شد نمبر 1 فضل احمد مجوکہ۔ گواہ شد نمبر 2 مبشر حسین شاہد

مسل نمبر 90046 میں
Abdul Aziz Manafa

ولد Seco Manafa قوم ...... پیشہ طالب علم عمر 30 سال بیعت 1994ء ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22-9-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/7 غانین کرنسی ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد- Abdul Aziz Manafa گواہ شد نمبر 1 فضل احمد مجوکہ۔ گواہ شد نمبر 2 مبشر حسین شاہد

مسل نمبر 90047 میں Bashir Kande

ولد Boido Kande قوم ...... پیشہ طالب علم عمر 36 سال بیعت 1994ء ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22-9-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/7 غانین کرنسی ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد- Bashir Kande- گواہ شد نمبر 1 فضل احمد مجوکہ۔ گواہ شد نمبر 2 مبشر حسین شاہد

مسل نمبر 90048 میں
Mustapha Nkumah

ولد Issah Baidoo قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31-8-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/8 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد- Mustapha Nkumah- گواہ شد نمبر 1 Malik Quainoo- گواہ شد نمبر 2 Mustapha Bin Danquah

مسل نمبر 90049 میں Issah Ansah

ولد Isaac Knaku Ansah قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1-4-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/20 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد- Issah Ansah- گواہ شد نمبر 1 Malik Quainoo- گواہ شد نمبر 2 Mustapha

مسل نمبر 90050 میں
Nazir Dowson

ولد Muhammad Kojo Dowson قوم ...... پیشہ ٹیچر عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31-7-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/103 غانین کرنسی ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد- Nazir Dowson- گواہ شد نمبر 1 Malik Quainoo- گواہ شد نمبر 2 Mustapha

مسل نمبر 90051 میں
Muhammad Hammond

ولد Bashir Hammond قوم ...... پیشہ اپرنٹس عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31-3-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5 غانین کرنسی ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر

بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Muhammad Hammond۔ گواہ شد نمبر 1 Malik Quainoo۔ گواہ شد نمبر 2 Mustapha

مسل نمبر 90052 میں Mohammad Bin Sagoe

ولد Ibrahim Sagoe قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1-5-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Mohammad Bin Sagoe۔ گواہ شد نمبر 1 Malik Quainoo۔ گواہ شد نمبر 2 Mohammad Essako

مسل نمبر 90053 میں Alhassan Sagoe

ولد Mohammad Daaku قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31-5-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/20 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Alhassan Sagoe۔ گواہ شد نمبر 1 Mustapha۔ گواہ شد نمبر 2 Mohammad Essako

مسل نمبر 90054 میں Mohammad Daaku

ولد Kojo Ahmed قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1-3-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/15 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Mohammad Daaku۔ گواہ شد نمبر 1 Mustapha۔ گواہ شد نمبر 2 Mohammad Assako

مسل نمبر 90055 میں Mohammad Bin Okanto

ولد Adam Okanto قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1-3-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/10 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Mohammad Bin Okanto۔ گواہ شد نمبر 1 Mustapha۔ گواہ شد نمبر 2 Mohammad Essako

مسل نمبر 90056 میں Issah Kwasi Amoako

ولد Adam Kofi Adjei قوم ...... پیشہ میسن عمر 30 سال بیعت 1997ء ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1-1-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/20 غانین کرنسی ماہوار بصورت میسن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Issah Kwasi Amoako۔ گواہ شد نمبر 1 Malik Quainoo۔ گواہ شد نمبر 2 Mustapha

مسل نمبر 90057 میں Mahmooda Opoku

زوجہ Abubakar Opoku قوم ...... پیشہ نرسنگ عمر 43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8-2-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر -/10 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/115 غانین کرنسی ماہوار بصورت نرسنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Mahmooda Opoku۔ گواہ شد نمبر 1 Hakeem Baidoo۔ گواہ شد نمبر 2 Talib Yacoob

مسل نمبر 90058 میں Sarah Hakeem

بنت Ahmad Sekyere قوم ...... پیشہ فارمر عمر 52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8-2-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/20 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Sarah Hakeem۔ گواہ شد نمبر 1 Hakeem Baidoo۔ گواہ شد نمبر 2 Talib Yacoob

مسل نمبر 90059 میں Fatema Abubakr

بنت Akwasi Ainkyene قوم ...... پیشہ فارمر عمر 80 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8-2-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/75 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Fatemah Abubakr۔ گواہ شد نمبر 1 Hakeem Baidoo۔ گواہ شد نمبر 2 Talib Yacoob

مسل نمبر 90060 میں Asher Mohammad Gyamfi

ولد Kwame Gyamfi قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 62 سال بیعت 1963ء ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8-2-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/20 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Asher Mohammad Gyamfi۔ گواہ شد نمبر 1 Hakeem Baidoo۔ گواہ شد نمبر 2 Talib Yacoob

مسل نمبر 90061 میں Hawa Suleiman

بنت Abdul Malik Agye قوم ...... پیشہ ملازمت عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16-2-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/10 غانین کرنسی ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Hawa Suleiman۔ گواہ شد نمبر 1 Hakeem Baidoo۔ گواہ شد نمبر 2 Talib Yacoob

مسل نمبر 90062 میں Maryam Malik

بنت Kojo Antwi قوم ...... پیشہ ملازمت عمر 44 سال بیعت 1975ء ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15-2-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/60 غانین کرنسی ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Maryam Malik۔ گواہ شد نمبر 1 Hakeem Baidoo۔ گواہ شد نمبر 2 Talib Yacoob

مسل نمبر 90063 میں Dawood Twum

ولد Mohammad Bosompim قوم ...... پیشہ کارپینٹر عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22-2-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 غانین کرنسی ماہوار بصورت کارپینٹری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Dawood Twum۔ گواہ شد نمبر 1 Hakeem Baidoo۔ گواہ شد نمبر 2 Talib Yacoob

مسل نمبر 90064 میں Ibrahim Asrae

ولد Kwaku Amoakoh قوم ...... پیشہ فارمر عمر 34 سال بیعت 1987ء ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15-2-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/15 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Ibrahim Asare۔ گواہ شد نمبر 1 Hakeem Baidoo۔ گواہ شد نمبر 2 Talib Yacoob

مسل نمبر 90065 میں Assana Ammah

بنت Adam Busumuru قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 65 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14-2-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/20 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Assana Ammah۔ گواہ شد نمبر 1 Hakeem Baidoo۔ گواہ شد نمبر 2 Talib Yacoob

مسل نمبر 90066 میں Ayesha Ahmad

بنت AKwasi Akom قوم ...... پیشہ خانہ داری عمر 75 سال بیعت 1974ء ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14-2-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/16 غانین کرنسی ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Ayesha Ahmad۔ گواہ شد نمبر 1 Hakeem Baidoo۔ گواہ شد نمبر 2 Talib Yacoob

مسل نمبر 90067 میں Hanna

Zakariyya

بنت William Osei قوم ...... پیشہ ٹریڈر عمر 52 سال بیعت 1966ء ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16-2-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/20 غانین کرنسی ماہوار بصورت ٹریڈنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Hannah Zakariyya۔ گواہ شد نمبر 1 Hakeem Baidoo۔ گواہ شد نمبر 2 Talib Yacoob

مسل نمبر 90068 میں
Mustapha Mensah

ولد Hakeem Yaw Mensah قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11-1-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/6 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Mustapha Mensah۔ گواہ شد نمبر 1 Adam Asamoah۔ گواہ شد نمبر 2 Abonyi Usman Kojo

مسل نمبر 90069 میں Mubashir Mensah

ولد Yusif Aduasi قوم ...... پیشہ مشنری عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11-1-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/70 غانین کرنسی ماہوار بصورت مشنری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Mubashir Mensah۔ گواہ شد نمبر 1 Malik Hammond۔ گواہ شد نمبر 2 Abonyi Usman Kojo

مسل نمبر 90070 میں
Abonyi Usman Kojo

ولد Usman Yaw Akyere قوم ...... پیشہ ٹیچر عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10-1-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/260 غانین کرنسی ماہوار بصورت ٹیچر مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Abonyi Usman Kojo۔ گواہ شد نمبر 1 Adam Asamoah۔ گواہ شد نمبر 2 Hammond Malik

مسل نمبر 90071 میں
Abdullah Quansah

ولد Musah Quansah قوم ...... پیشہ ٹیچر عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24-2-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 غانین کرنسی ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Abdullah Quansah۔ گواہ شد نمبر 1 عبدالحمید طاہر۔ گواہ شد نمبر 2 Malik Hammond

مسل نمبر 90072 میں Sakina Abdullah

بنت Abdullah Johnston قوم ...... پیشہ کاروبار عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20-2-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/70 غانین کرنسی ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Sakina Abdullah۔ گواہ شد نمبر 1 Adam Asamoah۔ گواہ شد نمبر 2 Suleman Koranteng

مسل نمبر 90073 میں
Efua Hajira Odoom

زوجہ Muhammad Odoom قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 49 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20-2-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/40 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Efua Hajira Odoom۔ گواہ شد نمبر 1 Adam Asamoah۔ گواہ شد نمبر 2 Suleman Koranteng

مسل نمبر 90074 میں Nuzrat Fosu

زوجہ Adam K.Arhin قوم ...... پیشہ ٹریڈنگ عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23-1-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/50 غانین کرنسی ماہوار بصورت ٹریڈنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Nuzrart Fosu۔ گواہ شد نمبر 1 Usman Nkrumah۔ گواہ شد نمبر 2 Malik Hammond

مسل نمبر 90075 میں Issah Kojo Kum

ولد Kweku Anso قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20-2-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/40 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Issah Kojo Kum۔ گواہ شد نمبر 1 Adam Asamoah۔ گواہ شد نمبر 2 Suleman Koranteng

مسل نمبر 90076 میں Nuhu Arhinful

ولد Haruna Arhinful قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1-2-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/80 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Nuhu Arhinful۔ گواہ شد نمبر 1 Abdullah Quansah۔ گواہ شد نمبر 2 Malik Hammond

مسل نمبر 90077 میں Sakeena Nukm

زوجہ Ihbrahim Asane قوم ...... پیشہ ٹریڈنگ عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10-1-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) حق مہر -/25 غانین کرنسی اس وقت مجھے مبلغ -/60 غانین کرنسی ماہوار بصورت ٹریڈنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Sakeena Nukum۔ گواہ شد نمبر 1 Malik Hammond۔ گواہ شد نمبر 2 Ibrahim Assane

مسل نمبر 90078 میں Usman Fareeda

بنت Usman Bin Abdullah قوم ...... پیشہ ٹیچر عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20-2-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/49 غانین کرنسی ماہوار بصورت ٹیچر مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Usman Fareeda۔ گواہ شد نمبر 1 Suleman Koranteng۔ گواہ شد نمبر 2 Adam Asamoah

مسل نمبر 90079 میں Hawa Baah

زوجہ Ishaque Baah قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 56 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20-1-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) حق مہر -/50 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/50 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Hawa Baah۔ گواہ شد نمبر 1 Ishaque Baah۔ گواہ شد نمبر 2 Adam Asamoah

مسل نمبر 90080 میں
Abdul Hakeem Yaw Osei

ولد Alhaj Issah Soei قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20-2-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/50 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Abdul Hakeem Yaw Osei۔ گواہ شد نمبر 1 Adam Asamoah۔ گواہ شد نمبر 2 Suleman Koranteng

مسل نمبر 90081 میں
Alhaji Usman Bin Badu

ولد Abdullah Kwame Kuma قوم ...... پیشہ ملازمت عمر 56 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20-2-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/80 غانین کرنسی ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Alhaj Usman Bin Badu۔ گواہ شد نمبر 1 Suleman Koranteng۔ گواہ شد نمبر 2 Adam Asamoah

مسل نمبر 90082 میں Abdul karim Sam

ولد Ahmad Afful قوم ...... پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1-2-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/40 غانین کرنسی ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں

تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Abdul Karim Sam۔ گواہ شد نمبر 1 عبدالحمید طاہر۔ گواہ شد نمبر 2 Malik Hammond

مسل نمبر 90083 میں Uthman Addo

ولد Abubakar Asamoah قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8-1-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/40 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Uthman Addo۔ گواہ شد نمبر 1 Hakeem۔ گواہ شد نمبر 2 Ishmeal.A Sakyi-Osei

مسل نمبر 90084 میں Entie Suleman

ولد Alhassan Ahmad Sharif قوم ...... پیشہ طالب علم عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14-12-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 غانین کرنسی ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Entsie Suleman۔ گواہ شد نمبر 1 Ismail Owusu۔ گواہ شد نمبر 2 حافظ مبشر احمد جاوید

مسل نمبر 90085 میں Nurudeen Kweku

ولد Kojo Mensah قوم ...... پیشہ ملازمت عمر 72 سال بیعت 1959ء ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23-1-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/101 غانین کرنسی ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Nurudeen Kweku۔ گواہ شد نمبر 1 ناصر احمد کابلوں۔ گواہ شد نمبر 2 Musah Arhin

مسل نمبر 90086 میں Adam Farouq Cudjoe

ولد Muhammad Kojo Kom قوم ...... پیشہ ملازمت عمر 66 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24-1-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/111-/96 غانین کرنسی ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Farouq Cudjoe۔ گواہ شد نمبر 1 ناصر احمد کابلوں۔ گواہ شد نمبر 2 Musah Arhin

مسل نمبر 90087 میں Musah Arhin

ولد Kobina Ahinakwa قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 54 سال بیعت 1970ء ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6-12-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/116.85 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Musah Arhin۔ گواہ شد نمبر 1 ناصر احمد کابلوں۔ گواہ شد نمبر 2 Muhammad Kojo Edu

مسل نمبر 90088 میں Muhammad Kojo Edu

ولد Adam kobina Nkum قوم ...... پیشہ ملازمت عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18-1-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) بلڈنگ مالیتی -/1000000 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 غانین کرنسی ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Muhammad Kojo Edu۔ گواہ شد نمبر 1 ناصر احمد کابلوں۔ گواہ شد نمبر 2 Musah Arhin

مسل نمبر 90089 میں Ishmael Sockey

ولد Ishaque Kwame Sekjei قوم ...... پیشہ ملازمت عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31-3-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 غانین کرنسی ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Ishmael Sockey۔ گواہ شد نمبر 1 Malik Quainoo۔ گواہ شد نمبر 2 Mustapha

مسل نمبر 90090 میں Saeeda Anderson

زوجہ Abubakar Anderson قوم ...... پیشہ ٹریڈر عمر 46 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29-1-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر -/40000 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 غانین کرنسی ماہوار بصورت ٹریڈنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Saeeda Anderson۔ گواہ شد نمبر 1 عبدالحمید طاہر۔ گواہ شد نمبر 2 Zac Muhammad

مسل نمبر 90091 میں Abeeba Odoom

زوجہ Muhammad Odoom قوم ...... پیشہ ٹریڈر عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31-1-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر -/50 غانین کرنسی اس وقت مجھے مبلغ -/50 غانین کرنسی ماہوار بصورت ٹریڈنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Abeeba Odoom۔ گواہ شد نمبر 1 عبدالحمید طاہر۔ گواہ شد نمبر 2 عبدالمجید محمد

مسل نمبر 90092 میں Ayesha Odoom

زوجہ Muhammmad Odoom قوم ...... پیشہ ٹریڈر عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31-1-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر -/30 غانین کرنسی اس وقت مجھے مبلغ -/110 غانین کرنسی ماہوار بصورت ٹریڈنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Ayseha Odoom۔ گواہ شد نمبر 1 عبدالحمید طاہر۔ گواہ شد نمبر 2 عبدالمجید محمد

مسل نمبر 90093 میں Muhammad Kojo Odoom

ولد Kobina Agyadum قوم ...... پیشہ ٹریڈر عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31-1-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) رہائشی مکان مالیتی -/25000 غانین کرنسی (2) مکان مالیتی -/15000 غانین کرنسی (3) 2 عدد ٹرک مالیتی -/6000 غانین کرنسی (4) بس مالیتی -/7000 غانین کرنسی (5) 2 عدد کار مالیتی -/12000 غانین کرنسی (6) 2 عدد پلاٹس مالیتی -/2000 غانین کرنسی (7) 2 عدد سٹور مالیتی -/52300 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 غانین کرنسی ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Muhammad Kojo Odoom۔ گواہ شد نمبر 1 عبدالحمید طاہر۔ گواہ شد نمبر 2 Zac Mohammad

مسل نمبر 90094 میں Ishaque Shuaib

ولد Shuaib Kofi Edugyan قوم ...... پیشہ ٹیچر عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 30-1-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/80 غانین کرنسی ماہوار بصورت ٹیچر مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Ishaque Shuaib۔ گواہ شد نمبر 1 Suleman Yaqub۔ گواہ شد نمبر 2 عبدالحمید طاہر

مسل نمبر 90095 میں Ishmael Kojosam Andorson

ولد Abdullah Anderson قوم ...... پیشہ کاروبار عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 9-1-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) مکان مالیتی -/40000000 غانین کرنسی (2) زیر تعمیر مکان مالیتی -/120000000 غانین کرنسی (3) پلاٹس 12 عدد مالیتی -/60000000 غانین کرنسی اس وقت مجھے مبلغ -/400 غانین کرنسی ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Ishmael Kojosam Anderson۔ گواہ شد نمبر 1 عبدالحمید طاہر۔ گواہ شد نمبر 2 Zac Muhammad

مسل نمبر 90096 میں Yaqub.K.Entsie

ولد Abdul Salam Kofi Entsie قوم ...... پیشہ ملازمت عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2-2-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/59-125 غانین کرنسی ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Yaqub.K.Entsie۔ گواہ شد نمبر 1 عبدالحمید طاہر۔ گواہ شد نمبر 2 Omar F.F

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تحریک جدید کے سال نو

(75) کا اعلان

❁ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کے سال نو (75) کا اعلان خطبہ جمعہ بتاریخ 7 نومبر 2008ء کے ذریعہ فرما دیا ہے۔ بین الممالک موازنہ میں پاکستان کو حسب سابق اولیت کا مقام حاصل ہوا ہے۔ جملہ جماعتیں سال نو کیلئے مالی قربانیوں کے وعدے سال گزشتہ کی نسبت بڑھ چڑھ کر پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔ حضور انور نے اپنے خطبہ میں بعض دوستوں کے مسابقت فی الخیرات کی مثال دے کر ہمیں توجہ دلائی ہے کہ امسال بھی تحریک جدید کی عالمگیر ذمہ داریوں کے پیش نظر جلد از جلد وعدے مرکز میں بھجوانے کا اہتمام کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ جملہ جماعتوں کو تا حد استطاعت پہلے سے بڑھ کر اپنے پیارے امام کی خدمت میں مالی قربانیوں کے وعدے پیش کرنے کی توفیق سعید بخشے۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

امیر صاحب ضلع کوٹلی

کوٹلی کے خلافت

جوبلی پروگرام

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ضلع بھر میں مورخہ 27 مئی 2008ء کو اجتماعی اور انفرادی طور پر نماز تہجد ادا کی گئی۔ نماز فجر کے بعد خلافت کے موضوع پر درس ہوا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا عہد ساز تاریخی خطاب تمام احمدیوں نے بیوت الذکر میں اکٹھے ہو کر سنا۔

مورخہ یکم جون کو جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ اس جلسہ میں تلاوت و نظم کے بعد مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر رشتہ ناطہ اور مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد مقامی نے تقاریر کیں۔ اس موقع پر خلافت جوبلی سے تعلق رکھنے والی اشیاء اور کتب کا سٹال لگایا گیا۔

مورخہ 22 مئی کو ضلع بھر میں روزہ رکھا گیا۔

سانحہ ارتحال

❁ مکرم سہیل احمد بٹ صاحب حلقہ محمود آباد کراچی تحریر کرتے ہیں۔

میرے ماموں مکرم محمد سلیمان بٹ صاحب ابن مکرم عبدالعزیز بٹ صاحب دارالرحمت شرقی ب مقیم جرمنی مورخہ 25/اکتوبر 2008ء کو بعمر 75 سال بعارضہ کینسر انتقال کر گئے۔ آپ کی نماز جنازہ مکرم محمد آصف جاوید چیمہ صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے مورخہ 31/اکتوبر 2008ء کو بعد نماز جمعہ بیت اقصیٰ میں پڑھائی آپ موصی تھے بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ آپ نے بیوہ، 4 بیٹے اور دو بیٹیاں سوگوار چھوڑے ہیں۔ آپ ایک ہمدرد، خوش اخلاق، نیک سیرت، مہمان نواز اور خدمت خلق جیسے اوصاف کے مالک تھے مہمانوں کی خدمت کر کے خوشی محسوس کرتے۔ کئی مرتبہ کھانے کے وقت غیر متوقع مہمان آ جاتے تو پہلے مہمانوں کو کھانا کھلاتے۔ آپ مالی قربانی میں بھی پیش پیش رہتے بہت سی بیوت کی تعمیر و توسیع میں مالی قربانی پیش کی۔ مستحقین کی بھی مالی مدد کرتے۔ آپ بچوں سے شفقت سے پیش آتے یہی وجہ تھی کہ بچے آپ کو دیکھ کر دیوانہ وار آپ کی طرف دوڑتے۔ آپ اس سال 9 مئی تا 8 ستمبر پاکستان آئے اور روانگی سے قبل خاندان کے تمام افراد سے ملاقات پر اپنی خوشی کا اظہار کیا۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور لواحقین کو یہ صدمہ برداشت کرنے کا حوصلہ عطا فرمائے۔ آمین

اعزاز

(نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سکول)

❁ محض خدا تعالیٰ کے فضل و احسان کے ساتھ امسال ڈسٹرکٹ لیول سالانہ علمی و ادبی مقابلہ جات جھنگ میں ادارہ ہذا کی طالبات نے درج ذیل مقابلہ جات میں بالترتیب پوزیشنز حاصل کیں ہیں۔ جو کہ ہمارے ادارے کیلئے بہت اعزاز کی بات ہے مقابلہ جات میں شمولیت کرنے والی طالبات درج ذیل ہیں۔

انگریزی تقریری مقابلہ میں اول مائرہ احمد بنت مکرم محمد احمد اشرف صاحب کلاس دہم، پنجابی ٹاکرا میں دوم نرمین مریم بنت مکرم مظفر احمد صاحب کلاس دہم اردو مباحثہ (حمایت) میں دوم حناء ارشد اٹھوال بنت مکرم ارشد علی اختر صاحب اٹھوال کلاس ہشتم، اردو مباحثہ (مخالفت) میں سوم نرمین مریم بنت مکرم مظفر احمد صاحب کلاس دہم قرار پائیں۔

اللہ تعالیٰ اس کامیابی کے ساتھ ان بچیوں اور ادارہ کو مزید کامیابیوں سے نوازے۔ احباب جماعت سے ادارہ کے لئے دعاؤں کی درخواست ہے۔

(پرنسپل گرلز سکول نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

تعلیم القرآن ٹیچرز ٹریننگ کلاس

❁ مکرم قاری مسرور احمد سیکرٹری تعلیم القرآن لوکل انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافت احمدیہ کے صد سالہ جشن تشکر کے سال میں شعبہ تعلیم القرآن لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کو مورخہ 6 تا 15 نومبر 2008ء تعلیم القرآن ٹیچرز ٹریننگ کلاس منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ ان کلاسز کا مقصد احباب جماعت میں تعلیم القرآن کا شوق پیدا کرنا تھا۔ اس کلاس میں جو طلباء شامل ہوتے ہیں انہیں استاد کے طور پر تیار کرنے کی کوشش کی جاتی ہے تاکہ وہ اپنے حلقوں میں جا کر آگے لوگوں کو قرآن سکھانے کا موجب بنیں۔ اس کلاس میں ربوہ کے 52 محلہ جات سے 126 طلباء نے شرکت کی۔ کلاس میں روزانہ کی اوسط حاضری 80 رہی۔

اس خصوصی کلاس کا آغاز مورخہ 6 نومبر کو بمقام ایوان محمود افتتاحی تقریب کے ساتھ ہوا۔ جس کے مہمان خصوصی مکرم فرید احمد نوید صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان تھے۔ طلباء کی تدریس کیلئے ایوان محمود کے سیمینار ہال میں کلاس کا انتظام کیا گیا تھا کلاس میں تین پیریڈ رکھے گئے تھے جس میں 1۔ ترجمۃ القرآن 2۔ تجوید و قراءت قرآن اور 3۔ تلاوت کے آداب، طریق اور حفظ قرآن شامل ہیں۔ تدریس کے لئے مکرم قاری مبارک علی صاحب استاد جامعہ احمدیہ، مکرم محمد افضل فہیم صاحب استاد جامعہ احمدیہ اور خاکسار نے بطور استاد فرائض سرانجام دیئے۔ طلباء کو تلاوت کی مشق بھی کروائی گئی، سوالات کا بھی وقت دیا جاتا رہا۔

مورخہ 14 نومبر 2008ء کو طلباء کا امتحان لیا گیا جس میں ترجمۃ القرآن اور تجوید القرآن کا امتحان تحریری، جبکہ حفظ اور ناظرہ قرآن کا امتحان زبانی تھا۔ کلاس کے دوران مقابلہ تلاوت اور حفظ قرآن بھی کروایا گیا۔

اس کلاس کا اختتام مورخہ 15 نومبر بمقام ایوان ناصر، انصار اللہ ہال پاکستان میں اختتامی تقریب کے ساتھ ہوا جس کے مہمان خصوصی مکرم مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل التعلیم تحریک جدید تھے۔ اختتامی تقریب میں تلاوت و نظم کے بعد خاکسار نے رپورٹ پیش کی۔ اس کے بعد مہمان خصوصی نے کلاس میں ہونے والے مقابلہ جات اور امتحان میں نمایاں اعزاز حاصل کرنے والے طلباء کو انعامات تقسیم کئے۔ پھر انہوں نے اپنے خطاب میں کلاس کے انعقاد پر خوشی کا اظہار کیا، شاملین کو مبارکباد دی اور تعلیم القرآن کے حوالے سے ان کو نصائح کیں۔

بعدہ محترم اللہ بخش صادق صاحب صدر عمومی ربوہ نے اختتامی کلمات میں حاضرین اور منتظمین کا شکریہ ادا کیا اور شاملین کو قرآن سیکھنے، سکھانے اور اس پر عمل کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ آخر پر مہمان خصوصی نے دعا کروائی۔ اختتامی تقریب میں حاضری 155 رہی۔ تقریب کے بعد دفاتر انصار اللہ پاکستان کے سبزہ زار میں حاضرین کو چائے پیش کی گئی۔

تجارت کرو

حضرت مصلح موعود نے 21 نومبر 1952ء کو خدام الاحمدیہ کو تلقین کی۔

"میں اپنے نوجوانوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ تعلیم محض اس لئے حاصل نہ کریں کہ اس کے نتیجہ میں انہیں نوکریاں مل جائیں گی۔ نوکریاں قوم کو کھلانے کا موجب نہیں ہوتیں بلکہ نوکر ملک کی دولت کو کھاتے ہیں۔ اگر تم تجارتیں کرتے ہو، صنعتوں میں حصہ لیتے ہو، ایجادوں میں لگ جاتے ہو تو تم ملک کو کھلاتے ہو اور یہ صاف بات ہے کہ کھلانے والا کھانے والے سے بہترین ہوتا ہے۔ نوکریاں بیشک ضروری ہیں لیکن یہ نہیں کہ ہم سب نوکریوں کی طرف متوجہ ہو جائیں۔ ہمیں یہ کوشش کرنی چاہئے کہ ہم زیادہ سے زیادہ پیشے اختیار کریں تاکہ ملک کو ترقی حاصل ہو اور کم سے کم ملازمتیں کریں۔ صرف اتنی جن کی ملک کو اشد ضرورت ہو"۔ (الفضل 14 دسمبر 1952ء)

سالانہ سہ روزہ تربیتی پروگرام

(مجلس خدام الاحمدیہ گولبازار ربوہ)

مجلس خدام الاحمدیہ گولبازار ربوہ کو مورخہ 5 تا 7 مارچ 2008ء اپنا سالانہ سہ روزہ تربیتی پروگرام منعقد کروانے کی توفیق ملی۔ مورخہ 5 مارچ کو نماز تہجد اور نماز فجر کی ادائیگی کے بعد تلاوت اور نظم کے مقابلہ جات کروائے گئے۔ مورخہ 6 مارچ کو بعد نماز تہجد و فجر سائیکل ریس، دوڑ اور سلو سائیکلنگ کے مقابلہ جات کروائے گئے۔ مورخہ 7 مارچ کو بعد نماز تہجد و فجر بیت المہدی کے سامنے وقار عمل کیا گیا اور ایک وفد عیادت مریضاں کیلئے فضل عمر ہسپتال بھجوایا گیا۔ نیز اسی روز ایک وفد بہشتی مقبرہ دعا کیلئے گیا اور اسی روز بعد نماز مغرب کتاب "منصب خلافت" کا پیپر خدام سے لیا گیا۔

14 مارچ کو بیت المہدی میں بعد نماز عشاء اختتامی تقریب ہوئی۔ جس کے مہمان خصوصی مکرم حکیم محمد قدرت اللہ محمود چیمہ صاحب محاسب مجلس خدام الاحمدیہ مقامی تھے تلاوت عہد اور نظم کے بعد مکرم عباس احمد نظام صاحب نے اس سہ روزہ پروگرام کی رپورٹ پیش کی جس کے بعد محترم مہمان خصوصی نے اعزاز پانے والے خدام میں انعامات تقسیم کئے اور خلافت کی برکات کے موضوع پر تقریر کی۔ بعد ازاں مکرم وحید احمد صاحب ایڈیشنل ناظم تربیت نے مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کی طرف سے محترم مہمان خصوصی اور دیگر شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔ جس کے بعد اجتماعی دعا ہوئی۔ دعا کے بعد تمام شرکاء کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

خبریں

بنوں میں امریکی میزائل حملہ، القاعدہ رہنما سمیت 6 افراد ہلاک۔ بنوں میں امریکی جاسوس طیاروں کے میزائل حملے میں 6 افراد ہلاک اور 5 زخمی ہو گئے۔ سیکیورٹی حکام کے مطابق ہلاک ہونے والوں میں القاعدہ کا اہم رہنما عبداللہ اعظم السعودی بھی شامل ہے۔ یہ قبائلی علاقوں کے باہر سرحد کے بندوبستی علاقے میں پہلا امریکی حملہ ہے۔

برسلز میں نیٹو کمانڈروں کا اجلاس: برسلز میں سینئر کمانڈروں کی ڈیفنس کمیٹی کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے آرمی چیف جنرل اشفاق کیانی نے نیٹو حکام سے کہا ہے کہ پاکستانی حدود میں جاسوس طیاروں کے میزائل حملے اور آمدورفت فوری طور پر روکی جائے۔ خطے میں امن وسلامتی اور استحکام کے لئے جامع حکمت عملی ترتیب دی جانی چاہئے۔ انہوں نے اجلاس میں پاکستان کی حکمت عملی کو واضح کیا اور کہا کہ افغانستان کے مسئلے کا کوئی فوجی حل نہیں ہے اور اس سلسلہ میں ایک جامع اپروچ کی ضرورت ہے۔

فرینڈز آف پاکستان 60 ارب ڈالر کے منصوبوں میں تعاون کریں گے ڈپٹی چیئرمین منصوبہ بندی ڈویژن سلمان فاروقی نے کہا ہے کہ فرینڈز آف پاکستان کنسورشیم میں 60 ارب ڈالر کے 70 منصوبے پیش کئے گئے ہیں۔ دوست ممالک نے ان منصوبوں پر عمل درآمد کے لئے بھرپور تعاون کی یقین دہانی کرائی ہے۔

این آئی بی کا منافع کی شرح 14 فیصد کرنے کا اعلان این آئی بی بینک نے این آئی بی پلس کے تحت ہر ایک لاکھ روپے منافع کی شرح کو 13.4 سے بڑھا کر 14 فیصد کرنے کا اعلان کیا ہے۔ این آئی بی بینک سے جاری ہونے والے ایک اعلامیہ کے مطابق نئی شرح منافع کے تحت مذکورہ پروڈکٹ کے تحت جمع کروائے جانے والے ہر ایک لاکھ روپے پر ہر ایک ماہ بعد 1150 روپے منافع دیا جائے گا۔ جبکہ نب پلس کے دیگر قواعد وضوابط میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی ہے۔

تعلیمی ادارے طلباء سے ماں باپ جیسا سلوک کریں لاہور ہائی کورٹ نے قرار دیا ہے کہ تعلیمی ادارے بچوں کے لئے ماں باپ کا درجہ رکھتے ہیں۔ اس لئے تعلیمی اداروں کو چاہئے کہ وہ زیر تعلیم طلباء وطالبات سے ماں باپ جیسا سلوک کریں۔ عدالت نے یہ ریمارکس گورنمنٹ کالج یونیورسٹی کے طلباء کے خلاف دہشت گردی اور دوسری سنگین دفعات کے تحت مقدمہ درج کرنے کے خلاف کیس کی سماعت کے دوران دیئے۔

ڈاکٹر ملک نسیم اللہ خان صاحب

جوڑوں کے امراض

اقسام۔ وجوہات۔ عوامل۔ علامات اور علاج

جوڑوں کے امراض دنیا بھر میں بہت عام ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق تقریباً پچاس فیصد افراد جوڑوں (Joints) کے امراض کا شکار ہو جاتے ہیں۔

اقسام

جوڑوں کے دو طرح کے امراض زیادہ عام ہیں۔

(1) پہلی قسم کو Steo Arthritis کہتے ہیں۔

(2) دوسری قسم کا نام Rheumatoid Arthritis ہے۔

وجوہات

رہیوماٹائڈ آرتھرائٹس ایک ایسا مرض ہے۔ جس میں جسمانی مدافعاتی نظام میں خلل پیدا ہو جاتا ہے اور اس کے نتیجے میں جوڑوں کو نقصان پہنچتا ہے۔ اس کے برعکس آسٹیو آرتھرائٹس جوڑوں کے استعمال اور عمر کے ساتھ ہونے والی توڑ پھوڑ (Bone Degeneration) کے نتیجے میں ہوتا ہے۔ یہ مرض عموماً بڑی عمر کے افراد میں زیادہ ہوتا ہے اور عموماً خواتین آسٹیو آرتھرائٹس کا زیادہ شکار ہوتی ہیں۔ اس مرض میں جوڑ میں توڑ پھوڑ ہوتی ہے اور نئی ہڈی بنتی ہے جو سائز میں بڑی (Swollen) اور سابقہ شکل سے مختلف (Disfigured) ہوتی ہے اور اس وجہ سے جوڑوں میں شدید درد ہوتا ہے۔

عوامل

آسٹیو آرتھرائٹس ہمارے ملک میں نسبتاً عام ہے۔ اس مرض میں سب سے پہلے وہ جوڑ، جو وزن برداشت کرتے ہیں، متاثر ہوتے ہیں۔ مثلاً گھٹنے، مریض کا وزن زیادہ ہونے کی صورت میں یہ بیماری میں زیادہ شدت ہوگی۔ یعنی جتنا وزن زیادہ ہوگا۔ تکلیف میں اسی قدر اضافہ ہوگا۔ اس لئے ایسے مریضوں کو ڈاکٹر حضرات ادویہ کے ساتھ ساتھ وزن کم کرنے کی ہدایات بھی دیتے ہیں۔

علامات

کچھ افراد میں آسٹیو آرتھرائٹس چھوٹے جوڑوں یعنی Small Joints کو بھی متاثر کرتا ہے، جس میں ہاتھوں میں انگلیوں پر چھوٹی چھوٹی گلٹیاں نمودار ہو جاتی ہیں۔ بعض صورتوں میں ریڑھ کی ہڈی بھی متاثر ہوتی ہے اور مریض گردن اور کمر درد کی شکایات کرتے ہیں۔ جوڑوں کے درد کے لئے روایتی طور پر ادویہ کا استعمال کیا جاتا ہے۔ تاہم ان ادویہ سے وقتی طور پر درد میں کمی تو ہو جاتی ہے۔ لیکن مرض کو مکمل طور پر ختم نہیں کیا جاسکتا۔

علاج

جدید تحقیق نے اس بات کو ثابت کیا ہے کہ درمیانے درجے کی ورزش کے ذریعے، جس میں باقاعدہ تیس منٹ کی تیز چہل قدمی سہل ترین ورزش ہے، وزن میں خاطر خواہ کمی کر کے اس بیماری کی شدت کو روکا جاسکتا ہے اور درد میں کمی واقع ہوتی ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ اگر اس بیماری کا شکار ہمارے احمدی مرد وزن باقاعدہ ورزش کو اپنے معمولات کا حصہ بنائیں اور اپنے وزن کو مناسب حد میں رکھیں تو اس طرح کرنے سے وزن کی شدت کو نہ صرف روکا جاسکے گا بلکہ ایک نارمل زندگی گزاری جاسکے گی۔

اس کے علاوہ عمر رسیدہ مرد وخواتین کو چاہئے کہ وہ اپنی دیگر امراض مثلاً شوگر، بلڈ پریشر، اختلاج قلب وغیرہ پر بھی اپنی توجہ مرکوز رکھیں اور باقاعدہ میڈیکل چیک اپ اور ڈاکٹری ہدایت کے مطابق وقتاً فوقتاً اپنے ضروری بلڈ و دیگر ٹیسٹ کرواتے رہیں اور کبھی کوئی دوائی از خود یا کسی عزیز کے مشورے سے ہرگز استعمال نہ کریں۔ ایسی صورت میں بجائے فائدے کے آپ کو نقصان بھی ہوسکتا ہے اور بسا اوقات اپنی غفلت اور لاپرواہی سے ہونے والا نقصان ناقابل تلافی بھی ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حفظان صحت کے اصولوں پر چلنے کی توفیق دے اور موذی امراض سے بچائے اور لمبی صحت والی خدمت خلق اور خدمت دین سے معمور فعال زندگی عطا کرے۔ آمین

ربوہ میں طلوع وغروب

طلوع فجر	5:14
طلوع آفتاب	6:39
زوال آفتاب	11:54
غروب آفتاب	5:08

سچی بوٹی کی گولیاں
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

Ph:6212868
Res:6212867
خالص سونے کے زیورات
Mob: 0333-6706870
فینسی جیولرز
طالب دعا: میاں اظہر احمد، میاں مظہر احمد
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

مچھر مکھی مارنے کیلئے اور پھل دار پودوں کا سپرے ملک دایہ کمپنی سے کروائیں۔ نیز دیمک کا کام تسلی بخش سے کیا جاتا ہے۔ فون: 0346-2950539

CNG سائٹ برائے فروخت
CNG لگانے کیلئے 3.9 کنال پلاٹ 160 فٹ فرنٹ مکمل N.O.C کنسٹرکشن کیلئے تیار +15 کنال کا
ڈیری فارم برائے فوری فروخت ہے
ربوہ سے ایک کلومیٹر دور مین سرگودھا روڈ احمد نگر
برائے رابطہ 0092-321-8466768
0092-322-8450627

NJ
نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
کریڈٹ کارڈ کی سہولت موجود ہے
فون دکان 6212837 رہائش: 6214840

قانونی مشاورت وقانونی دستاویزات
رجسٹری وپراپرٹی ٹرانسفر کیلئے
خان لاء ایسوسی ایٹس
10-M کرسٹل ٹاور لبرٹی مارکیٹ لاہور
0333-4262201- 042-5789565-5789765

FD-10

ضرورت برائے سیکیورٹی رجنل ڈیوٹی سپروائزر
ریٹائرڈ ایئر فورس ٹیکنیشن، صحت مند عمر زیادہ سے زیادہ 50 سال، کمپیوٹر چلانا اچھی طرح جانتے ہوں۔ ڈیوٹی لاہور میں ہوگی۔ صدر حلقہ سے تصدیق شدہ درخواست زیادہ سے زیادہ 25 نومبر 2008ء بمعہ کاپی شناختی کارڈ کاغذات ریٹائرمنٹ وغیرہ۔
universalapplinces@yahoo.com
P.O.Box 1400 Lahore.